THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the May 16, 2025
(350th Session)
Volume VI, No. 03
(Nos.01-06)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume VI	SP.VI (03)/2025
No. 03	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Leave of Absence 2
3. Point of order raised by Senator Syed Shibli Faraz regarding House Proceeding 3
    - Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui............ *5*
4. Presentation of Report of Standing Committee on Poverty Alleviation and Social Safety on Pakistan Bait-ul-Mal (Amendment) Bill, 2024 7
5. Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training regarding strikes being observed by the students and teaching / non-teaching staff of the Federal Urdu University against non-payment of salaries. 8
6. Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on 25th October, 2024, regarding ban on Students' Unions in the Universities. 8
7. Presentation of Report of Standing Committee on Communications regarding the issue of imposition of toll tax without completion of 17 kilometers road from Rajarasti to Umerkot. 9
8. Presentation of Report of Standing Committee on Commerce on the budgetary proposals relating to Public Sector Development Program (PSDP) for the Financial Year 2025-26 of the Ministry of Commerce. 9
9. Further discussion on the Motion Under Rule 218 rearding the recent escalation of hostility by India and the swift and effective response by the Pakistani Armed Forces. 10
    - Senator Syed Ali Zafar............ *10*
    - Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui............ *22*
    - Senator Raja Nasir Abbas *26*
    - Senator Jam Saifullah Khan *30*
    - Senator Muhammad Abdul Qadir............ *34*
    - Senator Khalil Tahir............ *36*
    - Senator Aon Abbas *39*
    - Senator Hidayatullah Khan............ *43*
    - Senator Bilal Ahmed Khan............ *45*
    - Senator Danesh Kumar............ *48*
    - Senator Mohammad Humayun Mohmand *50*
    - Senator Nasir Mehmood *52*

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Friday, the May 16, 2025.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty seven minutes past ten in the morning with Madam Presiding Officer (Senator Sherry Rehman) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ
كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا
اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ
وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا
فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ﴿١٥﴾

ترجمہ: جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں۔ میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب و ہیبت ڈالے دیتا ہوں تو ان کے سر مار کر اڑا دو اور ان کا پور پور مار (کر توڑ) دو۔ یہ (سزا) اس لیے دی گئی کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ (مزہ تو یہاں) چکھو اور یہ (جانے رہو) کہ کافروں کے لیے

(آخرت میں) دوزخ کا عذاب (بھی تیار) ہے۔ اے اہل ایمان، جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔ سورۃ الانفال آیات نمبر ۱۲ تا ۱۵)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اراکین آج ایوان کی کارروائی شروع کرنے سے پہلے آپ کی اجازت سے leave applications لے لیں۔

Leave of Absence

Madam Presiding Officer: Senator Dost Muhammad Khan has requested for the grant of leave for 15th April, 2025 during the 348th Session, due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Madam Presiding Officer: Senator Sarmad Ali has requested for the grant of leave for 22nd April, 2025 during the 349th Session and 14th May, 2025, due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Madam Presiding Officer: Senator Raja Nasir Abbas has requested for the grant of leave for 28th April, 2025 during the 349th Session, due to the personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Madam Presiding Officer: Senator Syed Ali Zafar has requested for the grant of leave for 22nd April, 2025 during the 349th Session, due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Madam Presiding Officer: Thank you very much.

ابھی تھوڑی سی reports ہیں، ... then we resume to laying. جی قائد حزب اختلاف صاحب۔

Point of order raised by Senator Syed Shibli Faraz regarding House Proceeding

سینیٹر سید شبلی فراز: Madam Presiding Officer, I would like to highlight some issue, وہ یہ کہ جو اجلاس پچھلے دو دنوں سے چل رہا ہے، اس میں ہمارا مقصد انڈیا کے ساتھ جو تصادم ہوا ہے اس میں اپنی defence forces, اپنے ملک اور اپنے ملک کی position کے بارے میں بات کرنے کے لیے یہ اجلاس بلایا گیا تھا۔ باوجود اپوزیشن کے ہوتے ہوئے، ہم نے اس کی respect کی اور کوئی ایسا contentious issue نہیں اٹھایا کہ جس issue پر پچھلے دو دنوں سے خاص طور پر in the aftermath of this war that we had with India لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ کل عرفان الحق صدیقی صاحب preside کر رہے تھے، میں ان کی عزت کرتا ہوں only when he sitting here, وہ اچھے طریقے سے ایوان کو چلاتے ہیں لیکن یہاں پر ایک سینیٹر اٹھ کر ہماری leadership کے بارے میں غلط باتیں کرتا ہے، اس کی اجازت ہم بالکل نہیں دیں گے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ آپ کی آشیر باد سے یہ بات کر رہا ہے۔ ہم تعداد میں تھوڑے ہی سہی لیکن ہم genuine لوگ ہیں، ہم جعلی لوگ نہیں ہیں۔ اگر اس کو one sided کیا جائے گا اور Presiding Officer اسے check نہیں کرے گا، اسے expunge نہیں کرے گا تو اس کا مطلب ہے کہ you don't want to run this House smoothly, اگر آپ اسے smoothly نہیں چلانا چاہتے ہیں تو آپ ہمیں بتا دیں کیونکہ ہمارے پاس تعداد کم سہی لیکن ہمارے پاس ایک اخلاقی قوت ہے جس کی بنیاد پر ہم نے پچھلے اجلاسوں میں بھی ثابت کیا اور آئندہ بھی کریں گے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ آ کر ہمارے لیڈر کو گالیاں دیں، گالیاں ہم سے زیادہ بہتر کوئی نہیں دے سکتا۔

Madam Presiding Officer: Indeed.

سینیٹر سید شبلی فراز: ٹھیک ہے، کیونکہ ہم حقائق کی بنیاد پر بات کرتے ہیں اگر ہم چوری، ڈاکو اور دہشت گردی کی باتیں کرنے لگیں تو یہاں پر بڑے لوگ embarrass ہوں گے۔ جو شیشے کے گھر میں رہتے ہیں وہ پتھر نہیں پھینکتے۔ دیکھیں جب آپ اس کرسی پر بیٹھتے ہیں، آج آپ بیٹھی ہوئی ہیں، یہ ایک ایسی musical chair بن گئی ہے کہ اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔ اگر آپ یہاں

پر بیٹھ گئی ہیں تو seize to be a member of a political party, you seize to be having any political inclination آپ کو ایوان کی custody اس وقت کے لیے دی جاتی ہے اور آپ کو اس کا احساس ہونا چاہیے۔ دیکھیں یہ ایک history بن رہی ہے، یہ نا سمجھیں کہ آج بات ہوئی اور ختم ہو گئی، یہ پوری history بن رہی ہے۔ کل آپ میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو ریٹائر منٹ کی طرف جا رہے ہیں کیونکہ enough is enough اور میں بھی ان میں شامل ہوں لیکن ہمیں کل شرمندہ نہیں ہونا چاہیے کہ جب یہ اس کرسی پر بیٹھے تھے تو ہمارا کیا طرز عمل تھا، ہم نے کس طرح سے ایوان کو چلایا۔ میں نے عرفان الحق صدیقی کی تعریفیں کی ہیں جب تک کہ وہ ٹھیک طرح سے کام کر رہے تھے حالانکہ میرا ان کی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے، میرے ان سے سیاسی اختلافات ہیں اور میں ان سے agree نہیں کرتا ہوں لیکن انہوں نے جب بھی یہاں بیٹھ کر ایوان چلایا، ٹھیک طریقے سے چلایا ہے لیکن کل جو ہوا ہے ہم اس کی سخت مذمت کرتے ہیں۔

کل آپ نہیں تھیں، یہاں سے ایک سینیٹر اور وہاں سے بھی ایک سینیٹر نے اٹھ کر میری تقریر کو بھی interrupt کیا اور بعد میں انہوں نے ہمارے لیڈر کو گالیاں دیں، ہم یہ بالکل برداشت نہیں کریں گے، we will not accept this, ہم decent لوگ ہیں، ہم حالات کو دیکھتے ہوئے کہ جو بھی ملک اور اس کی سرحدوں پر ہو رہا ہے اس کی sanctity کا آپ خیال رکھیں، اگر آپ کو ہمارا خیال نہیں ہے جو کہ نہیں ہے لیکن ملک کی sanctity کا خیال رکھیں، جو issue discuss ہو رہا ہے اس میں اگر آپ اس قسم کی غلیظ باتیں کریں گے اور اوپر سے Presiding Officer اس کو check نہیں کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ this will not be acceptable in future. Thank you very much.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، Leader of the Opposition آپ کی بات میں ضرور وزن ہے، میں نہیں تھی، I didn't see it اور آپ کی پوری تنظیم اور اپوزیشن بنچز نے اس پوری debate میں احسن کردار ادا کیا ہے، کل بھی میں نے آپ کے سامنے یہ بات عرض کی تھی، افسوس ہے کہ مجھے کل ایوان سے جانا پڑا۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایسا بالکل نہیں ہونا چاہیے، اس ایوان کا ماحول بہت دنوں کے بعد national unity اور اتحاد کی ضرورت کی وجہ سے

سنبھلا ہے اور دونوں sides کی ذمہ داری ہے۔ جی سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب آپ اس بارے میں دو الفاظ کہہ لیں پھر ہم proceedings شروع کریں۔

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: شکریہ جناب چیئرپرسن صاحبہ۔ شبلی فراز صاحب Leader of the Opposition ہونے کے ناتے، ایک اچھی باوقار شخصیت ہونے کے ناتے میرے ذاتی حلقہ تعارف میں آتے ہیں اس لیے میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں اور میں شکر گزار ہوں کہ میں جب بھی آپ کی اس نشست پر بیٹھا انہوں نے کسی تحفظ کے بغیر اسے سراہا اور میں نے بھی اسے acknowledge کیا۔ وہ بالکل درست فرماتے ہیں کہ کسی کی دل آزاری نہیں ہونی چاہیے اور کسی بھی لیڈر کے بارے میں ناروا بات کہنے کی نہ تو کوشش ہونی چاہیے اور نہ ہی اس ایوان کے اندر اسے ایک کارروائی سمجھا جانا چاہیے۔

کل کا جو واقعہ ہے اس بابت تھوڑی سی وضاحت کر دوں، غالباً اس وقت شبلی صاحب یہاں نہیں تھے، جب یہ بات ہوئی ہے تو میں نے انہیں تکرار کے ساتھ روکا ہے کہ یہ باتیں مت کریں، اپنے موضوع کی طرف آئیں اور ایک مرتبہ نہیں اگر شبلی صاحب آپ ریکارڈ دیکھیں گے تو میں نے کم از کم تین مرتبہ انہیں کہا ہے کہ اگر آپ یہ کریں گے تو آپ کو ہم مزید بات کرنے کی اجازت نہیں دیں گے، ایسا ہوا ہے اور پھر وہ واقعی میں اس موضوع کو بدل کر اصل موضوع کی طرف گئے ہیں۔ ابڑو صاحب بیٹھے ہوئے تھے اور بھی آپ کے کچھ ارکان تھے۔ جب ابڑو صاحب نے نشان دہی کی کہ انہوں نے کچھ الفاظ ناروا کہے ہیں، مثلاً دہشت گرد کا لفظ انہوں نے استعمال کیا۔ میں نے کہا کہ شاید میری سماعت سے نہیں گزرا تو میں نے اس کو expunge کر دیا۔ اس کے بعد جب ڈاکٹر افنان اللہ صاحب گفتگو کر رہے تھے اس وقت بھی ابڑو صاحب موجود تھے اور آپ کے اور بھی بہت سے رفقاء موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں 9th May کا ذکر کرنا چاہتا ہوں دس مئی کے بعد میں نے ان کو وہاں ہی stop کر دیا۔ میں نے کہا کہ 9th May پر ہم کوئی بات نہیں کر رہے، آپ دس مئی پر بات کرنا چاہتے ہیں تو کریں ورنہ اپنی تقریر wind up کر دیں۔

آپ اس چیز کو جانتے ہیں میں ذاتی طور پر ان چیزوں کو بہت ناروا سمجھتا ہوں۔ لیڈر میرا ہے، لیڈر شبلی صاحب کا ہے، لیڈر میڈم چیئرپرسن آپ کا ہے، وہ سب ہمارے لیے محترم ہیں۔ ان میں

نشیب وفراز آتے رہتے ہیں کل ہم جیلوں میں گل سڑ رہے تھے، آج وہ جیل میں ہیں، آپ کے لیڈر برس ہا برس جیلوں میں رہے ہیں۔ یہ سیاست کے کھیل کا ایک حصہ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس مہذب House کے اندر ہم ان کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنائیں اور ان کی توہین کریں۔ اگر ان کی دل آزاری ہوئی ہے چونکہ میں اس Chair پر بیٹھا تھا اگرچہ میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے اپنا role play کیا، اپنا کردار ادا کیا اور ان کو روکا اور میں ہر گز اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

میرے پارٹی کے لیڈر نے جب 9th May کا نام لیا میں نے ان کو وہاں ہی روک دیا کہ nothing about 9th May, آگے چلیں اور موضوع پر آئیں۔ اس کے باوجود اگر آپ کی دل آزاری ہوئی ہے جو کہ ہونی چاہیے اس طرح کی گفتگو نہیں ہونی چاہیے۔ میرے لیڈر کے بارے میں ہو گی تو میری بھی دل آزاری ہو گی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ صدیقی صاحب۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: am sorry I کہ آپ کو یہ سب کچھ ناگوار گزرا لیکن میں یہ explain کر رہا ہوں کہ میرا وہاں بیٹھے ہوئے جو role بنتا تھا وہ میں نے ادا کیا ہے۔ بہت شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ صدیقی صاحب۔ سینیٹر ابڑو آپ کے لیڈرز کہہ رہے ہیں کہ آگے چلیں، پھر اور کوئی نہیں بولے گا۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میڈم پریذائیڈنگ آفیسر! بات یہ ہے کہ ہم سب یہاں بیٹھے ہیں ایک ہی common issue ہے، بیس منٹ اس کو بات کرنے دی گئی۔ Opposition کے لوگ جب بھی اٹھتے ہیں تو ہمارے لیے شروع سے ہی speed breakers آتے ہیں کہ دو جملے ہم بولتے ہیں اور تین جملے Chair سے آتے ہیں۔ اس طرح نہیں ہونا چاہیے اس House میں ہم سب بیٹھے ہیں، ہم تو سات آٹھ منٹ بھی بات نہیں کر پائے۔ وہ جب گالیاں دے رہا تھا تو اس کو بیس منٹ بولنے کی اجازت دینے کی کیا logic تھی، ایسا کبھی بھی نہیں ہونا چاہیے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے اور میں سمجھتی ہوں سینیٹر عرفان صدیقی نے کافی تفصیل سے سب کے behalf پر یہاں House سے apologize بھی کیا ہے اور امید بھی ہے اور ہم سب کی یہ ہی سوچ ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ So, let’s proceed آج جمعہ ہے تو

حاجی صاحب if you don't mind. کریں اور پھر تقاریر شروع کریں reports lay please لوگوں کو پھر موقع نہیں ملے گا۔ تقریر سب نے کرنی ہے۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ نے کس مسئلے پر بات کرنی ہے؟ I have got one minute. اب یہ بات ختم ہو گئی ہے، بات ختم ہو گئی آپ کی ذاتی بات تو نہیں ہے نا، آپ کی ذات تو نہیں تھی نا۔ حاجی صاحب رہنے دیں، پھر ایک نیا سلسلہ، I am sorry حاجی صاحب پھر ایک نیا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ Please calm down. حاجی صاحب معذرت سے please یہ پھر شروع ہو جائے گا، سب وضاحت دیں گے۔ I am sorry.

Order No.2. Senator Sardar Al Haj Muhammad Umer Gorgaij Chairman Standing Committee on Poverty Alleviation and Social Safety may move Order No.2.

<u>Presentation of Report of Standing Committee on Poverty Alleviation and Social Safety on Pakistan Bait-ul-Mal (Amendment) Bill, 2024</u>

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آواز نہیں آ رہی آپ کی زور سے بولیں۔ آواز کہیں نہیں آ رہی سب کہہ رہے ہیں۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آواز نہیں آ رہی mic تو نہیں خراب؟

سینیٹر سردار الحاج محمد عمر گورگیج: چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے تخفیف غربت و سماجی تحفظ، پاکستان بیت المال ایکٹ، 1992ء میں مزید ترمیم کرنے کے بل، [پاکستان بیت المال (ترمیمی) بل، 2024ء]، جو سینیٹر شہادت اعوان کی جانب سے 19 فروری، 2024ء کو پیش کیا گیا تھا، پر کمیٹی ہذا کی رپورٹ پیش کرنا چاہوں گا۔

Madam Presiding Officer: The motion is moved. Report stands laid. Order No.3. Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, may move Order No.3.

Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training regarding strikes being observed by the students and teaching / non-teaching staff of the Federal Urdu University against non-payment of salaries.

Senator Bushra Anjum Butt: I, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, to present report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Syed Masroor Ahsan, on 25th October, 2024, regarding strikes being observed by the students and teaching / non-teaching staff of the Federal Urdu University against non-payment of salaries.

Madam Presiding Officer: The motion is moved. Report stands laid. Order No.4. Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, may move Order No. 4.

Presentation of Report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on 25th October, 2024, regarding ban on Students' Unions in the Universities.

Senator Bushra Anjum Butt: I, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, to present report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Syed Masroor Ahsan, on 25th October, 2024, regarding ban on Students' Unions in the Universities.

Madam Presiding Officer: Report stands laid. Order No.5. Senator Pervaiz Rashid, Chairman, Standing Committee on Communications, may move Order No. 5.

Presentation of Report of Standing Committee on Communications regarding the issue of imposition of toll tax without completion of 17 kilometers road from Rajarasti to Umerkot.

Senator Pervaiz Rashid: I, Chairman, Standing Committee on Communications, to present report of the Committee on the subject matter of a Calling Attention Notice moved by Senator Poonjo on 14th February, 2025, regarding the issue of imposition of toll tax without completion of 17 kilometers road from Rajarasti to Umerkot.

Madam Presiding Officer: Report stands laid. Order No.6. Senator Anusha Rahman Ahmad Khan, Chairperson, Standing Committee on Commerce, may move Order No.6. She is not here, on her behalf, Senator Sarmad please move Order No.6.

Presentation of Report of Standing Committee on Commerce on the budgetary proposals relating to Public Sector Development Programme (PSDP) for the Financial Year 2025-26 of the Ministry of Commerce.

Senator Sarmad Ali: I, on behalf of Senator Anusha Rahman Ahmad Khan, Chairperson, Standing Committee on Commerce, present report of the Committee on the budgetary proposals relating to Public Sector Development Programme (PSDP) for the Financial Year 2025-26 of the Ministry of Commerce.

Madam Presiding Officer: Report stands laid. Now, we move to Order No.7. To resume the further discussion on the recent escalation of hostilities by India and the swift, resolute, and effective response by

Pakistan's Armed Forces in defending the people, sovereignty, territorial integrity and dignity of Pakistan.

We have a long waiting list so I request short to the point speeches please. Senator Ali Zafar and then I am coming to Senator Irfan Siddiqui.

<u>Further discussion on the Motion Under Rule 218 regarding the recent escalation of hostility by India and the swift and effective response by the Pakistani Armed Forces.</u>

<u>Senator Syed Ali Zafar</u>

سینیٹر سید علی ظفر: میڈم پریذائیڈنگ آفیسر! بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان نے ہندوستان کو شکست دے دی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے and I think Senate has rightly resolved that we bow our heads in gratitude to Almighty Allah.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر! آپ کو بھی، مجھے بھی اور میرے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے سینیٹرز ہم سب کو فخر ہے اپنی قوم پر جنہوں نے اپنے جوش وجذبے سے یہ دیکھایا کہ وہ پاکستان کے لیے اپنی جان بھی دے سکتے ہیں۔ ہمیں اپنی بہادر افواج پر فخر ہے اور ہمارے نڈر pilots پر جنہوں نے اپنی جان کی بازی لگا کر پاکستان کا دفاع کیا اور پاکستان کو فتح دلائی۔ ہمیں فخر ہے اپنے سائنسدان جس طرح A.Q Khan تھے جنہوں نے ہمیں ایٹمی طاقت بنایا۔ ہمیں فخر ہے اپنے software engineers پر جنہوں نے ہندوستان کے S400 Defence System کو ناکارہ بنا دیا۔ ہمیں فخر ہے اپنے media پر جنہوں نے اس جنگ کے دوران ہمارے حوصلے بلند رکھے۔ ہمیں فخر ہے ان social media warriors of Pakistan. اور ہم ان نوجوانوں پر فخر کرتے ہیں، جو عمران خان کے سپاہی سمجھے جاتے ہیں جنہوں نے انڈیا کا جھوٹا پروپیگنڈہ ناکام بنایا۔ محترمہ چیئرپرسن! ہمیں فخر ہے اپنے سیاستدانوں پر جنہوں نے اختلافات چھوڑ کر پاکستان کے دفاع کے لیے اتحاد اپنایا۔ ہم اپنے ان دوست ممالک پر فخر کرتے ہیں۔ وہ دوست ممالک، میں خاص طور پر چین اور ترکیہ کا ذکر کرنا چاہوں گا، جو ہمارے ساتھ اس مشکل وقت میں کھڑے رہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم سب دعا گو ہیں ان شہداء کے لیے جنہوں نے پاکستان کے لیے اپنی جان قربان کی اور وہ ننھے معصوم بچے

جن کی تصویر دیکھ کر ہم سب کی آنکھوں میں آنسوں آجاتے ہیں۔ ان سب کے لیے ہم دعا گو ہیں۔ اس جنگ سے ہندوستان نے کیا کھویا اور پاکستان نے کیا پایا۔ 9بڑے نکات ہیں جن کا میں ذکر کرنا چاہوں گا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: علی ظفر صاحب! گزارش ہے کہ آپ بطور پارلیمانی لیڈر 9 نکات کو 10 منٹ کے اندر اندر پیش کر لیں گے؟

سینیٹر سید علی ظفر: میں تو ابھی شروع کروں گا۔ آپ 9 سے ڈر گئی ہیں۔ میرے پاس تو20 نکات تھے ان کو میں نے 9 بنایا۔

محترمہ چیئرپرسن! پہلا نکتہ کیا ہے؟

Modi attacked Pakistan to establish Indian military domination. India wanted to show to the world that it was a military power rivaling China in the region. That dream was shattered. And in fact, Pakistan re-emerged as a military power of the region and Pakistan showed that India was weak and incompetent.

مودی کو اپنی trillion Dollars economy پر بڑا مان تھا۔ مودی کو اپنے رافیل جہازوں اور اپنے ہتھیاروں پر بڑا مان تھا۔ اور اپنے غرور میں وہ سمجھتے تھے کہ شاید ایک دن پاکستان پر ایک دہشت گرد حملہ کریں گے اور پاکستان کو شکست دیں گے اور دنیا کو دکھا دیں گے کہ پاکستان کمزور ہے اور پاکستان کی دنیا میں کوئی حیثیت نہیں۔

But our armed forces, as I said, shattered that dream. Modi thought that we were broken, but we became unbreakable.

پہلا حملہ انہوں نے ہمارے اوپر کیا رات کے اندھیرے میں ایک بزدل قوم کی طرح۔ ستر سے زیادہ جہاز شاید انہوں نے اڑائے لیکن ہمارے بہادر پائلٹس نے منٹوں میں ان کے چھ جہاز جن میں سے تین رافیل تھے ان کو گرایا۔ مودی اور ان کی حکومت went into a deep shock وہ گھبرا گئے اور راتوں رات، ایک رات میں ہم نے ثابت کر دیا کہ پاک فضائیہ واقعی آسمانوں کا بادشاہ ہے اور ہندوستان کی فضائیہ ایک ڈراما ہے۔ پھر ہم نے جوابی حملہ کیا۔ جوابی حملے میں قانون اور انصاف کی

حمایت تھی۔ جوابی حملہ self-defence میں تھا۔ ہم نے ایک بہادر قوم کی طرح اعلان کیا کہ ہم جوابی حملہ کرنے جا رہے ہیں اور دن کے وقت کیا اور ہم نے یہ بھی اعلان کیا ایک ذمہ دار قوم کی طرح کہ ہم کسی شہری کو نقصان نہیں پہنچائیں گے اور اس کے بعد پھر ہم نے بھرپور جوابی حملہ کیا ان کی جو فوجی installations تھیں ان کو تباہ کیا۔ ان کے S-400 air defence system کو ناکارہ کر دیا۔ اگر ہم چاہتے تو ہم ہندوستان کو تہس نہس کر سکتے تھے کیونکہ ان کا defence system ہی نہیں تھا۔ لیکن ہم ایک پرامن قوم ہیں۔ ہم ہندوستان کی طرح نہیں ہیں کہ شہریوں کے اوپر جا کر ان کو ماریں۔ Our response was measured and it was responsible. اور جیسا کہ ہمارے ایئر وائس چیف نے کہا کہ score کیا تھا۔ Pakistan 6, India 0. محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! جس طرح کل ہمارے ڈپٹی پرائم منسٹر صاحب نے بھی بتایا پاکستان کے جوابی حملے سے اور اس کی شدت سے خوف زدہ ہو کر مودی نے کہا اور ان کی حکومت نے کہا کہ ہم یہ جنگ بندی چاہتے ہیں اور ہم نے اس کو قبول کیا کیونکہ جنگ نہ ہم نے شروع کی تھی نہ ہم اس کو آگے چلانا چاہتے ہیں۔ ہم بھی اس region میں stability چاہتے ہیں اور امن چاہتے ہیں لیکن اس جنگ کے بعد myth of Indian dominance has been shattered. انہوں نے خود ہی دکھا دیا کہ ان کی اپنی عسکری کمتری ہے۔

اس کا دوسرا point یہ ہے۔ یہ بہت اہم point ہے۔ Kashmir issue has re-emerged in the International world. مودی کا خیال تھا کہ جلدی سے پاکستان کو شکست دیں گے اور پھر کشمیر کا مسئلہ ہمیشہ کے لیے دبا دیں گے لیکن یہ اس کے برعکس ہوا۔ جب ان کو شکست ہوئی تو کشمیر کا وہ مسئلہ جو بہت دیر سے backburner پر تھا وہ دوبارہ ابھر کر بین الاقوامی سطح پر سامنے آگیا۔ اب یہ ہمارے اوپر ہے کہ ہم اس کو آگے کس طرح حل کرتے ہیں۔ میری نظر میں راہ ہموار ہے۔ میری نظر میں بین الاقوامی دنیا اس وقت UN Resolution کے مطابق اس کو حل کرنے کے لیے تیار ہے۔ اب یہ پاکستان پر ہے کہ اس کو ہم کس طرح آگے لے جاتے ہیں۔ اس کے اوپر میں تھوڑی سی suggestions آگے چل کر دیتا ہوں۔

تیسرا بڑا نتیجہ۔

The propaganda of India that Pakistan is not a responsible nation and cannot safeguard or be responsible for its nuclear assets has been shattered.

انڈیا نے بڑی دیر سے ایک بات کی ہوئی تھی کہ پاکستان کے پاس nuclear assets محفوظ نہیں ہیں۔ ہم ایک ذمہ دار قوم نہیں ہیں لیکن اس جنگ نے دکھا دیا کہ پاکستان ایک ذمہ دار قوم کی طرح اٹھا۔ جو تحمل، عزم اور روک تھام کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ہم نے دکھا دیا کہ ہم ایک جوہری طاقت ہیں جو کہ ذمہ دار ہیں بلکہ الٹا انڈیا نے دکھایا کہ ان کے پاس یہ nuclear assets safe نہیں ہیں۔

Indian Government has shown that it is irrational, it is erratic, it is irresponsible and it does not care for international law, it does not care for human lives and that its nuclear assets are unsafe. I today call upon the world to disarm India. I today call upon the world to stop supplying war equipment to India because it is using it against Pakistani civilians and any country that supplies these war equipment to India then the blood of innocent citizens will be on their heads also.

یہ ہماری حکومت کو request ہے کہ یہ دنیا کو بتائیں کہ ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انہوں نے ہمارے civilians مارے، ہمارے بچے مارے، اب ان کو disarm کریں اور ان کو war equipment نہ دیں۔

چوتھا point جو میں کہنا چاہتا ہوں۔

The myth of Indian democracy, the myth that India was a free nation that it had freedom of speech, freedom of information, is demolished forever.

انڈیا کو بڑا مان تھا۔ کہتے تھے کہ جناب ہم جمہوریت ہیں۔ یہاں آزادی رائے ہے۔ یہاں کا میڈیا آزاد ہے۔ یہاں معلومات کی آزادی ہے اور ہم ایک بہت عظیم nation ہیں۔ ہم نے جنگ میں دیکھا کہ ان کا میڈیا is a double M media. Double M کا معنی مودی میڈیا۔ وہ مودی میڈیا

ہے اگر آپ نے سیکھنا ہے کہ سچ کو کس طرح خاک میں ملانا ہے تو مودی میڈیا دیکھیں۔ انہوں نے دکھا دیا کہ وہاں جو اختلاف رائے کرنے والے ہیں ان کا منہ اور زبان بند کر دی گئی ہے۔ پاکستان نے اس جنگ کی وجہ سے اس Indian myth کو بھی اور اس افسانے کو بھی ثابت کر دیا۔ دوسری طرف ہمارا میڈیا دیکھیں۔ اگر سیکھنا ہے کہ میڈیا کیا ہوتا ہے تو پاکستان کا میڈیا دیکھیں جس نے اس جنگ کو cover کیا۔

پانچواں پوائنٹ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ نے دس منٹ کا وعدہ کیا تھا۔

سینیٹر سید علی ظفر: یہ بڑی ضروری باتیں ہیں۔ پانچ منٹ مجھے اور دے دیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جلدی جلدی، کل میں نے بھی 11 منٹ میں ختم کیا ہے۔

سینیٹر سید علی ظفر: Please آج آپ مجھے disturb نہ کریں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آج جمعہ ہے۔ آپ ہی کے ساتھیوں نے بولنا ہے۔ چلیں، جلدی جلدی ختم کریں۔

سینیٹر سید علی ظفر: Indus Waters Treaty اس False Flag Operation اور اس جنگ کا میری نظر میں جو main مقصد تھا وہ پاکستان کے دریاؤں پر اور پاکستان کے پانی پر قبضہ کرنا تھا۔ ان کا مقصد تھا کہ Indus Waters Treaty کو ختم کر دیا جائے۔ میں نے Indus Waters Treaty study کی ہے۔ میں جنگ کا قانون بھی جانتا ہوں اور میں پانی کا انٹر نیشنل قانون بھی جانتا ہوں۔ میں آپ کو تین باتیں بتا دوں۔ پہلی بات Indus Waters Treaty میں یک طرفہ منسوخ کرنے کی یا ختم کرنے کی treaty کی کوئی اجازت نہیں۔ دوسری بات، جو جنگ کا قانون ہے اور پانی کا انٹر نیشنل قانون ہے وہ کہتا ہے کہ اگر آپ lower riparian ہیں جو پاکستان ہے یعنی کہ انڈیا upper riparian ہے جہاں سے پانی آتا ہے، ہم lower riparian ہیں جہاں پانی جاتا ہے۔ اگر upper riparian, lower riparian کا پانی روکتا ہے تو یہ ایک human right violation ہے اور یہ ایک جنگی جرم ہے۔ اس لیے ہندوستان کو ہمیں بتا دینا چاہیے اور بڑا clearly بتا دینا چاہیے، سینیٹ نے یہ resolution بھی pass کی ہے کہ اگر آپ ہمارے پاکستان کے پانی کا ایک قطرہ بھی

موڑیں گے تو یہ ایک war crime ہے۔اس سے زیادہ میرے خیال میں حکومت کو ہندوستان کو یہ بتا دینا چاہیے کہ اگر آپ نے یہ کیا تو ہم واپس حملہ کریں گے اور آپ کی installations کو تباہ کریں گے۔

چھٹا پوائنٹ، اگر چیئرمین ہوتے تو میں ان کو کچھ suggest کرتا لیکن میں آپ کو بھی suggest کروں گا کہ آپ Indus Waters کے معاملے پر ایک کمیٹی بنائیں جو کہ پارلیمانی کمیٹی ہو جس میں قومی اسمبلی اور سینیٹ کے اراکین ہوں اور ہم بیٹھ کر اس پوائنٹ پر حکومت کی مدد کریں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر قانون صاحب! میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بہت اچھی proposal ہے اور بیرسٹر صاحب کو اس میں ضرور ڈالیے۔

سینیٹر سید علی ظفر: میرا چھٹا پوائنٹ یہ ہے کہ یہ مودی حکومت کا ایک diplomatic failure ہے۔ان کا خیال تھا کہ پوری دنیا پاکستان کے خلاف اور انڈیا کے ساتھ ہو جائے گی۔ ان کا خیال تھا کہ اس وقت چین، امریکہ کے ساتھ tariff war میں مبتلا ہے، وہ ان معاملات میں نہیں آسکے گا لیکن ہم نے دیکھا بلکہ ساری دنیا نے دیکھا کہ چین اور ترکیہ ہمارے ساتھ آکر کھڑے ہوگئے بلکہ جو neutral ممالک تھے، انہوں نے بھی بھارت کا اصل چہرہ دیکھ لیا۔ Pakistan came out here as a braver, more responsible nation and diplomatically better.

ساتواں بڑا نتیجہ، انڈیا اور مودی کا خیال تھا کہ propaganda war میں وہ جیت جائیں گے۔انہوں نے propaganda war شروع کر دی کہ ہم ثابت کریں گے کہ پاکستان ایک دہشت گرد ملک ہے لیکن ہمارے social media warriors اور ہمارے نوجوان بھی میدان میں اتر آئے۔وہ عمران خان کے سپاہی ہیں اور انہوں نے بھی اس propaganda کو ناکام کیا۔اس کی appreciation ہر ایک نے ان کو دی ہے اور پوری دنیا مانتی ہے۔اس سے بھارت اور shocked ہو گیا۔

آٹھواں پوائنٹ یہ ہے کہ مودی جو political mileage لینا چاہ رہا تھا، میں ہندوستانی قوم اور وہاں کے شہریوں سے کہتا ہوں کہ آپ ابھی بھی سیکھیں کہ آپ کو یہ مودی کس طرف لے جا رہا ہے۔Already ایک disaster تو ہو گیا ہے، ہر point پر وہ ہار چکا ہے، میں

ان کو suggest کرتا ہوں کہ مودی جنگ کے ذریعے جو political mileage لینے کی کوشش کر رہا تھا، اسے الیکشن میں ہٹائیں اور کوئی ایسا بندہ اور لیڈر لے کر آئیں جو کہ چاہتا ہو، جو stability چاہتا ہو اور جو ایک reasonable شخص ہو۔ پھر پاکستان کے ساتھ بیٹھ کر یہ معاملات حل کریں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب! آپ مہربانی کرکے اسے wind up کریں۔

سینیٹر سید علی ظفر: میں wind up کر رہا ہوں۔ میرا نواں اور آخری پوائنٹ۔ مودی اور ان کے cronies کا خیال تھا کہ پاکستان سیاسی طور پر تقسیم ہو گیا ہے اور سیاستدان اور قوم اپنی افواج کے پیچھے کھڑے نہیں ہوں گے لیکن مودی صاحب عمران خان کو نہیں جانتے۔ عمران خان صاحب نے کہا تھا ملک بھی میرا، فوج بھی میری۔ یہی principle ہر political leader اور ہر political party سے آیا اور ہم نے مودی کو اس معاملے میں بھی شکست دے دی۔ ہم نے دکھا دیا کہ جب پاکستان کا معاملہ آتا ہے، اس کے دفاع کا معاملہ آتا ہے تو ہم اپنی ساری مخالفتیں چھوڑ کر بھی ایک جگہ کھڑے ہیں اور ہم united ہیں۔

جناب چیئرپرسن! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ ابھی ہمیں زیادہ خوشیاں منانے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ میری نظر میں ابھی جنگ ختم نہیں ہوئی۔ Modi is like a wounded rat. وہ چھپ رہے ہیں لیکن his pride is also wounded. They are desperate. وہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پاکستان کو واپس نقصان پہنچائیں۔ میری جو study ہے، وہ شاید اب direct military warfare تو نہیں کر سکتے، انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ پاکستان مضبوط ہے۔ مجھے لگتا یہ ہے کہ اب جو ان کا terrorism ہے، Indian terrorism within Pakistan کو بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ اب next war ہمارے ہاں internal terrorism کے ذریعے کرنے کی کوشش کریں گے۔ دوسرا پوائنٹ۔۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کے نو پوائنٹس ہو گئے ہیں۔ مہربانی کرکے wind up کر دیں۔ سولہ منٹ سے زیادہ ہو گئے ہیں۔

سینیٹر سید علی ظفر: میں اپنی بات کو conclude کر رہا ہوں۔ دوسری اہم چیز وہ یہ ہے کہ جس طرح میں نے کہا کہ Indus Waters Treaty کا معاملہ ابھی live ہے، ابھی اس کو ختم کرنا ہے، کشمیر ایشو کو ختم کرنا ہے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ ہمارے اتحاد کا کتنا فائدہ ہے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ united we stand, divided we fall. قائد اعظم نے کہا تھا unity, faith, discipline. ہم نے unity اور اتحاد کا فائدہ دیکھ لیا ہے۔

Madam Presiding Officer: Thank you Senator sahib. You have consumed seventeen minutes. Please conclude. You are taking everybody else's time. One minute is too much, please wind up now.

سینیٹر سید علی ظفر: میں اپنی بات کو ایک منٹ میں ختم کر رہا ہوں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ وقت آگیا ہے کہ ان سارے challenges کو meet کرنے اور انہیں حل کرنے کے لیے ہم united رہیں۔ اس کے لیے PTI کی persecution ختم کریں۔ آپ سیاست کریں۔ آپ سیاست میں آئیں، آپ لوگوں کا دل جیتیں، حکومت بنائیں، ہمیں اس سے کوئی problem نہیں ہے لیکن persecution ختم کریں۔ آج آپ announce کریں کہ ہمارے جو سیاسی قیدی ہیں، جن کو سیاست کی وجہ سے قید میں رکھا گیا ہے، ان کو رہا کرتے ہیں۔ آج آپ کہیں کہ عمران خان صاحب کے خلاف جو بھی غلط اور جھوٹے اور politically motivated cases ہیں، ان کو ختم کیا جاتا ہے۔ آج آپ دکھائیں کہ واقعی آپ بھی unity میں believe کرتے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب! شکریہ۔ آپ کا point آگیا ہے۔

سینیٹر سید علی ظفر: اگر آپ یہ نہیں کریں گے، ہمیں آگے جا کر اور مضبوط ہونا ہے، ہم نے ان ساری چیزوں کا مقابلہ کرنا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: پارلیمانی لیڈر بیس منٹ بولنے کا کہہ رہے ہیں۔ I can't do that. آپ کا بہت شکریہ۔

سینیٹر سید علی ظفر: آپ کو ہم deal کا نہیں کہہ رہے۔ آپ کو صرف اتنا کہہ رہے ہیں کہ persecution بند کریں۔ آپ سیاست کریں اور سیاست کرنے دیں۔ ہم اور مضبوط ہوں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی جی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

Senator Syed Ali Zafar: No power on earth can crush Pakistan if we are united in cause and belief.

پاکستان پائندہ باد۔ پاکستان زندہ باد۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ ہم آپ کے جذبے کی تعریف کرتے ہیں۔ اب انیس منٹ ہوگئے ہیں، پارلیمانی لیڈر کے لیے وقت دس منٹ متعین اور مختص تھا۔ اس وقت فاضل سینیٹرز کے لیے پانچ منٹ کا وقت ہے کیونکہ جمعہ کا دن ہے۔ عرفان صدیقی صاحب! اگر آپ اجازت دیں گے تو وزیر مذہبی امور کا مختصر بیان ہم لے لیں۔ ہاؤس بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں طے ہوا تھا کہ the Minister will make a statement on the matter regarding the lapse of the quota. ایک منٹ۔ کاکڑ صاحب! مجھے بات ختم کرنے دیں۔ میں آپ کی بات سن لوں گی۔ It is regarding the lapse of quota for the 67,000 intending pilgrims. یہ ایک بہت serious issue ہے۔ منسٹر صاحب! یا تو پھر آپ wait کرلیں۔ نماز کے بعد تو میرے خیال میں اراکین جارہے ہیں۔ سینیٹر کاکڑ صاحب! آپ کا اسی حجاج کے معاملے پر calling attention ہے۔ آپ ان کے مسئلے کو حل نہیں کرنا چاہیں گے؟

سینیٹر منظور احمد: ہم چاہتے ہیں، کیوں نہیں چاہتے۔ جب اجلاس start ہو رہا تھا تو منسٹر صاحب کو آنا چاہیے تھا۔ اس سے زیادہ کوئی ضروری میٹنگ تو نہیں تھی، جب ہم آ سکتے ہیں تو منسٹر صاحب کیوں نہیں آ سکتے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: میں کہتی ہوں کہ تین منٹ کی statement allow کردیں۔ وزیر صاحب! آپ کے پاس exactly تین منٹ ہیں۔ مہربانی کرکے اپنی بات شروع کریں۔

سردار محمد یوسف (وفاقی وزیر برائے مذہبی امور): میڈم چیئرپرسن! شکریہ۔ اس سے پہلے کہ میں کوئی اور بات کروں، آپ کی اجازت سے میں یہ بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ابھی اس ہاؤس کا بڑا اچھا ماحول دیکھا جس طرح سے علی ظفر صاحب تقریر کر رہے تھے خاص طور پر اس حوالے سے کہ آج پوری قوم یوم تشکر کے طور پر منا رہی ہے اور اس میں ہم سارے شریک ہیں اور

ہونا بھی چاہیے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا بھی شکر ادا کریں اور افواج پاکستان، حکومت اور قوم کو مبارک باد دیں۔ آج جمعۃ المبارک ہے اور یہ مبارک دن اور ایک مبارک موقع ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب! آپ اپنا statement دیجئے کیونکہ بس دو منٹ رہ گئے ہیں۔

سردار محمد یوسف: میں statement دیتا ہوں۔ اس سال سعودی عرب سے ہمیں جو quota ملا تھا، وہ تقریباً 1,79,210 کا تھا جس میں 50% private and 50% سرکاری quota کے ذریعے حاجیوں کو جانا تھا۔ اس میں سعودی تعلیمات کے مطابق جو timeline دی ہوئی تھی وہ 14 فروری 2025 تھی چاہے سرکاری یا private حاجیوں نے apply کرنا تھا۔ وہاں پر سعودی تعلیمات کے مطابق کدانہ یعنی جو المشاعر میں جگہ لی جاتی ہے، اس کی خریداری کو کہتے ہیں اور اس کے ساتھ طوافہ جو services provide کرتی ہیں، اس کو کہا جاتا ہے۔ ان کے لیے تقریباً 14 فروری تک پیسے جمع کرنے تھے لیکن جن کمپنیوں نے 14 فروری تک وہاں رقم جمع کر دی اور portal کھلا تھا، ان لوگوں کو اجازت مل گئی۔ اس کے بعد چاہے جتنے بھی تھے، وہ سارے رہ گئے اور نہ صرف پاکستان بلکہ باقی ممالک کے بھی رہ گئے تھے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب! اس کا تدارک کیسے ہوگا کیونکہ سارے حجاج نے پیسے بھرے ہوئے ہیں۔

سردار محمد یوسف: جی میں یہی کہہ رہا ہوں۔ اس کے بعد وزیر اعظم صاحب کے نوٹس میں بھی یہ بات آئی اور میں نے بذات خود جا کر وہاں کے متعلقہ وزیر صاحب سے ملاقات کی اور ان کو یہ request کی کہ اس میں اضافہ کیا جائے اور date extend کی جائے تاکہ ہمارے جو لوگ رہ گئے ہیں، وہ اس کے لیے پیسے بھیج سکیں۔ اس سے پہلے یہ ہوا کہ 21 تاریخ تک انہوں نے جو 48 گھنٹے دیے تھے، اس میں تقریباً 13,600 لوگوں نے پیسے جمع کیے اور ان کو اجازت مل گئی۔ باقی اس کے بعد جب deputy Prime Minister اور وزیر خارجہ کے level پر بات ہوئی اور کوشش کی گئی تو وہاں سے 10 ہزار مزید quota دیا گیا اور companies کو بھی 48 گھنٹے دیے گئے کہ جو منزمہ ہے، وہ پیسے جمع کریں تو اس طریقے سے تقریباً 23 ہزار لوگ پیسے جمع کر چکے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے کوئی date extend نہیں کی۔ ابھی تک صورت حال یہ ہے کہ ہمارے تقریباً ایک

لاکھ 15ہزار حاجیوں کو، دونوں سرکاری اور پرائیویٹ سیکٹر سے، ان کو اجازت مل گئی ہے۔ اس کے ساتھ private sectorکے حوالے سے جو ایک confusion پھیلائی جارہی تھی کہ حکومت نے ان کو بروقت اطلاع نہیں دی تو یہ پورا ریکارڈ date wiseہمارے پاس ہے جن میں انہیں letters لکھے گئے کہ آپ اس، اس تاریخ تک جو procedure ہے، اس کے مطابق رقم جمع کرائیں اور جوtimeline سعودی حکومت نے دی ہے، اس وقت تک اسے clear کریں تاکہ ہمارے حاجی جا سکیں۔ اس سلسلے میں حکومت نے بڑی کوشش کی ہے بلکہ میں خود دو دفعہ گیا ہوں اور کل ہی واپس آیا ہوں۔ میں نے اپنے DG کی طرف سے دوبارہ ایک خطappeal کی صورت میں لکھوایا ہے کہ آپ مہربانی کرکے ہمارے تقریباً65ہزار حاجی جو ابھی رہتے ہیں، انہیں اجازت دے دیں۔ ان کے پیسے جمع ہیں بس ان کے لیے portal کھول دیں تاکہ یہ clear ہوسکے۔ اب اس کا کوئی جواب نہیں آرہا۔ یہ صرف پاکستان کے لیے نہیں بلکہ میری اطلاع کے مطابق مختلف ممالک سے کوئی تین، ساڑھے تین لاکھ لوگ ہیں جنہیں ابھی تک اجازت نہیں مل سکی ہے۔اس سلسلے میں حکومت نے بڑی کوشش کی ہے اور ہم اس سلسلے میں لگے ہوئے ہیں۔ ہم نے وہاں جوletters بھیجے ہیں، ان کا ریکارڈ بھی موجود ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی ٹھیک ہے۔منسٹر صاحب! آپ اس پر Foreign Ministry اور حکومت کے ساتھ مل کر کام کریں اور براہ مہربانی اس کا کوئی حل ڈھونڈیں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ 65ہزار حجاج نے online payment کی ہوئی ہے تو ان کے پیسوں کا کیا بنے گا؟

سردار محمد یوسف: جو 904 کمپنیاں ہیں جنہیں منزمہ کہا جاتا ہے ، یہ ان کے accounts میں جمع ہے۔

Madam Presiding Officer: I am referring this matter back to the Standing Committee on Religious Affairs as I am not satisfied. Yes, Senator Aon Abbas.

سینیٹر عون عباس: سینیٹ کی جو Religious Affairs کی کمیٹی ہے جسے سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب leadکر رہے ہیں، انہوں نے ایک already sub committee بنا دی ہے جس کو میں convene کر رہا ہوں اور میرے ساتھ سینیٹر بشریٰ صاحبہ اور سینیٹر دنیش کمار بھی

ہیں۔ اس پر already investigation چل رہی ہے اور ان چیزوں کا تعین کیا جا رہا ہے کہ غلطی کہاں پر ہوئی ہے۔ ہمیں منسٹری نے اب تک یہ بتایا ہے کہ سعودی حکومت کے پاس جو 48 ارب روپے پڑے ہیں جو 638 ملین ریال ہے، اس وقت تک انہوں نے ان کی واپسی کا کوئی تدارک نہیں کیا ہے۔ ہم نے منسٹری کو یہ بھی کہا کہ آپ نے جو correspondence کی ہے، وہ بھی ہمارے ساتھ share کریں۔ I can assure you to that پاکستانیوں کے وہاں جو پیسے پڑے ہیں، یہ اتنی آسانی سے آنے نہیں لگے اور اس کے بعد ان پیسوں پر بہت بڑی کٹوتی لگے گی۔ میں یہ بھی بتادوں کہ کمیٹی جب اپنے findings دے گی اور وہ یہاں سینیٹ میں جب پیش ہوگی تو ہم آپ کو باقاعدہ وہ نام بتائیں گے کہ منسٹری میں کون، کون سے افراد تھے جن کی وجہ سے یہ 65ہزار حاجی حج نہیں کر سکے and it’s going to be big show اور حکومت کے لیے یہ ایک بہت Pandora box کھل جائے گا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: اس issue کو resolve کریں کیونکہ یہ بہت ہی حساس issue ہے۔ منسٹر صاحب آپ بھی کمیٹی میں جا کر اسے resolve کر دیجیے گا۔

(The Chair recognized the presence of students and faculty members of Commodore Learning Foundation, Islamabad, witnessing the Senate session)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ سب کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ منسٹر صاحب آپ کو کمیٹی میں full time ملے گا۔ اب میں debate resume کرنا چاہتی ہوں۔ جمعہ کا دن ہے اور سب خیال رکھیں کہ کوئی اس میں رہ نہ جائے۔ آج اگر debate ختم نہیں ہوتی ہے تو Monday کو پھر resume کی جائے گی۔ I have committed to the Parliamentary leader of Pakistan Muslim League (N). جی سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب۔ جس طرح میں نے 10 منٹ لیے تھے، براہ مہربانی آپ بھی اتنے ہی لیں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: میڈم! آپ کا بہت شکر گزار ہوں لیکن میں چاہوں گا کہ علی ظفر صاحب کی تقلید کروں، وہ میرے senior دوست ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: عرفان صدیقی صاحب! آپ بہت ذمہ دار، بہت مہذب اور senior رکن ہیں۔ اگر سارے پارلیمانی لیڈر 20 ,20 منٹ لینے لگے تو دوسرے ممبران کے پاس ٹائم نہیں ہوگا۔ یہ اب آپ کی اپنی سوچ ہے ورنہ آپ کے اپنے ممبران کا وقت کٹے گا۔

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جی ٹھیک ہے۔ میں ان شاء اللہ اس بات کا خیال رکھوں گا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، میڈم چیئرپرسن! بھارت کی جارحیت اور پاکستان کی شاندار دفاعی فتح کے حوالے سے یہاں بہت سی تقاریر ہوئی ہیں۔ جذبات کا اور دفاع وطن کے عزم کا اظہار ہوا ہے اور اس کا سب سے اچھا، مثبت اور تعمیری پہلو ہے، میرے خیال میں وہ یہ ہے کہ اس وقت اپوزیشن اور سرکاری benches کی کوئی تمیز نہیں رہی۔ ہماری آواز اور ان کی آواز میں اب کوئی فرق نہیں ہے اور ہمارے جذبات اور ان کے جذبات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اپنے اپوزیشن کے دوستوں کو کہ انہوں نے متفقہ قرارداد کی تیاری میں بہت دلچسپی لی اور اسے بہت improve کیا اور ایک زوردار طریقے سے اس ہاؤس کی آواز کو منظم کیا تو میں آپ سب کا بہت شکر گزار ہوں۔ میڈم چیئرپرسن! بھارت کی تاریخ جو ہے، وہ اس کے ہمسایوں کے ساتھ تعلقات سے واضح ہوتی ہے۔ کوئی بھی شخص چاہے ہم ایک گھر میں رہتے ہوں تو اس گھر کی عزت، تکریم، رویہ اور کردار اس چیز سے متعین ہوتا ہے کہ ہمسایوں کے ساتھ اس کے تعلقات کیسے ہیں۔ ہم جب بھارت پر نظر ڈالتے ہیں اور اس کے ہمسایوں کے ساتھ تعلقات پر نظر ڈالتے ہیں چاہے وہ نیپال ہو، بھوٹان ہو، مالدیپ ہو، سری لنکا ہو، بنگلہ دیش ہو، چین ہو یا پاکستان ہو، کسی ملک کے ساتھ ان کے دوستانہ تو کیا معمول کے تعلقات بھی نہیں ہیں۔ سب اس کے جارحانہ رویوں سے نالاں ہیں اور سب اس کی بالادستی کی شکایت کرتے ہیں۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے، پاکستان نے نہ کبھی کسی کی بالادستی قبول کی ہے اور نہ بھارت کی بالادستی قبول کرنے کے لیے تیار ہے۔ بھارت ایک جارح مزاج، جارحیت کو اپنا شعار بنانے والا، جمہوریت کش ملک ہے۔ اس نے نہ صرف اپنے عوام کو یا کشمیر کے عوام کو غلام بنا رکھا ہے، اپنے عوام کو میں اس لیے کہتا ہوں کہ مودی صاحب نے ان کی آنکھوں میں ایک خواب بسایا اور وہ خواب یہ تھا کہ ہم پاکستان پر چڑھ دوڑنے والے ہیں۔ 1965 میں انہوں نے کہا تھا کہ ابھی کچھ دیر میں ہم جم خانہ لاہور میں جا کر جشن منائیں گے۔ وہ جشن نہیں منا سکے۔ آج بھی پتا نہیں

وہ کن خوابوں کو دیکھ رہے ہیں، رات کو سو کر اٹھے اور صبح پاکستان پر حملہ کر دیا۔ بھائی! پہلگام کی تحقیقات کرو۔ ہمارا وزیر اعظم کہہ چکا ہے کہ تحقیقات کرو۔ عالمی اداروں سے تحقیقات کراؤ کہ کون ہیں۔ یہاں سے پاکستانی کیسے پہنچے جنہوں نے بڑی دیوار بھی cross کر لی، دو سو کلو میٹر کا فاصلہ بھی طے کر لیا، واردات بھی کر لی اور پھر غائب ہو گئے اور فضا میں تحلیل ہو گئے۔ یہ جھوٹ دنیا نے قبول نہیں کیا۔

جناب چیئر پرسن! یہ واضح طور پر بھارت کی عسکری شکست تھی اور بھارت نے جان لیا ہے کہ چاہے وہ اسرائیل کا اسلحہ لے آئے، چاہے وہ اسرائیل کے ڈرون لے آئے، چاہے وہ اسرائیل کے طیارے لے آئے اور چاہے وہ اسرائیل کی ٹیکنالوجی لے آئے، وہ پاکستان کو غزہ نہیں بنا سکتا۔ پاکستان غزہ بننے کے لیے تیار نہیں ہے۔ یہ بھارت کو اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے اور اس کو بہت واضح درس ملا ہے جو اس کی نسلوں تک بھی جائے گا۔ دوسری چیز جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ ہے ہماری مسلح افواج کی پیشہ ورانہ کارکردگی۔ جناب چیئر پرسن! ایک چیز جس کا ذکر نہیں ہوا کہ ہماری بڑی جنگیں جو پہلے ہوئی ہیں، چاہے وہ 1971 کی جنگ تھی، چاہے وہ 1965 کی جنگ تھی، وہ جمہوری حکمرانوں کے دور میں نہیں ہوئیں۔ دونوں مرتبہ فوجی حکمران تھے۔ وہ یک جہتی جو اس پارلیمنٹ نے دکھائی ہے، جو عوام نے دکھائی ہے، اس کا مظاہرہ جو آج ہوا ہے، وہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ مسلح افواج نے بھارت کو یہ پیغام دیا ہے کہ جنگیں صرف ہتھیاروں سے نہیں لڑی جاتیں، جنگیں جذبے سے لڑی جاتی ہیں، جنگیں جرات سے لڑی جاتی ہیں۔

میڈم! میں آپ کو ایک واقعہ سنانا چاہتا ہوں۔ یہ بہت پہلے کی بات ہے، 90s کا ذکر ہے۔ میں ان دنوں صحافت سے جڑا ہوا تھا اور سیاچن پر ایک آرٹیکل تیار کر رہا تھا۔ میں سیاچن گیا، مجھے فوج نے facilitate کیا۔ وہاں پر بریگیڈیر یعقوب ہوتے تھے، ان سے میری ملاقات ہوئی۔ بریگیڈیئر صاحب کو کسی نے آ کر پیغام دیا کہ وہ کیپٹن پھر آیا ہے اور کسی کا سفارشی خط لے کر آیا ہے۔ تو وہ بڑے نالاں ہوئے، غصے میں آ کر کہنے لگے کہ میں اس کو بار بار کہہ چکا ہوں کہ میں سفارشیں نہیں سنتا۔ یہ کیوں سفارش لے کے آ جاتا ہے، بلاؤ اس کو۔ وہ کیپٹن صاحب آ گئے، انہوں نے سلوٹ کیا، جوان اور خوب صورت لڑکا تھا۔ اس نے سفارشی خط بریگیڈیئر یعقوب کے حوالے کر دیا۔ بریگیڈیئر صاحب نے اسے پڑھا اور پڑھ کر دیکھا اور اس نوجوان کی طرف دیکھا تو نوجوان کی آنکھوں میں آنسو

تھے،وہ رو رہا تھا۔ سفارش کیا تھی۔ مجھے بریگیڈیئر صاحب نے وہ خط دیا۔ سفارش یہ تھی کہ جناب! میری پوسٹنگ گوجرانوالہ میں ہے لیکن یہاں جنگ ہو رہی ہے، لڑائی ہو رہی ہے، ہمارے بھائی شہید ہورہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں اور سفارش لے کرآیا ہوں کہ میری پوسٹنگ یہاں کردی جائے۔یہ ہیں وہ لوگ جن سے آپ لڑنا چاہتے ہیں۔ یہ ہیں وہ لوگ جن سے آپ معرکہ آرائی کرنا چاہتے ہیں۔ میں کل کی بات بتاتا ہوں، میری بیٹی میرے گھر آئی اور کہنے لگی کہ اس کا بیٹا بلال کل سے رورہا ہے،پریشان ہے اور ہم سب اسے سمجھا چکے ہیں،آپ آئیں اوراسے سمجھائیں۔ بلال کا والد بھی فضائیہ میں ہے۔ میں چلا گیا، میں نے کہاکہ بلال کیا بات ہے یار؟ تو پتا یہ چلا کہ اس نے جی ڈی پائلٹ کے لیےapply کر رکھا ہے،بہت سے مراحل طے کرچکا ہے،ایک آخری مرحلہ باقی ہے۔ مجھے وہ ابو کہتا ہے۔ کہتا ہے کہ ابو! میں اس وقت کیوں نہیں تھا،اس وقت مجھے ہونا چاہیے تھا۔ میں جا کر لڑتا اور میں مارتا۔ یہ ہے وہ قوم جس سے آپ لڑنا چاہتے ہو۔علامہ اقبال نے کہا تھا کہ:

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

مال غنیمت اور کشور کشائی کے لیے ہم نہیں لڑتے۔ ہم کسی کی انچ بھر زمین پر بھی قبضہ نہیں کرنا چاہتے۔ ہم بھارت نہیں ہیں لیکن علامہ اقبال کی وہ بڑی معروف نظم جو پوری تصویر پیش کرتی ہے ایک سپاہی کی، جو طارق بن زیاد کی ایک دعا کی شکل میں ہے، اس کی چند اشعار ہیں۔ ''یہ غازی، یہ تیرے پراسرار بندے''۔ یہ پراسراریت ہے کہ آپ اپنے ان طیاروں کو لے کر آتے ہو، فضا میں اڑتے بھی نہیں ہو اور انہیں اس طرح مار دیا جاتا ہے جس طرح چڑیا، کبوتر اور بٹیر مار دیے جاتے ہیں۔آپ سوچتے رہ جاتے ہیں کہ یہ ناقابل تسخیر طیارے کیسے مارے گئے۔

یہ غازی، یہ تیرے پراسرار بندے جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو عجب چیز ہے لذت آشنائی

یہ لذت آشنائی ہے، یہ وطن پر مر مٹنے کی بات ہے، وطن پر قربان ہونے کی بات ہے۔ جناب چیئرپرسن! ایک سبق ہمیں ضرور سیکھ لینا چاہیے۔ ہمیں اپنی مسلح افواج کے حوالے سے شکایات بھی ہیں، گلے بھی رہے ہیں، ماضی میں بھی رہے ہیں، اب بھی ہو سکتے ہیں لیکن ان کی تضحیک، ان کی

توہین،ان کی کردار کشی، جس طرح یہاں پر ہوئی ہے، ملک میں ہوئی ہے،وہ اب قصہ ماضی ہو جانی چاہیے۔ اب ہمیں معلوم ہو جانا چاہیے کہ ہمارے گھروں کی فصیلوں کو، ہمارے بچوں، بیٹیوں، بہنوں اور بیگمات کو بچانے والے کون ہیں۔ جو اپنے آج کو ہمارے کل کے لیے قربان کر دیتے ہیں، اپنا لہو دیتے ہیں۔ان کی تکریم کریں۔ یہ فصیل دفاع ہیں۔ یہ آپ کی وہ فصیل ہیں جو آپ کو بچاتے ہیں،آپ کو زندگی دیتے ہیں۔ آپ نے سیاست کرنی ہے، آپ نے جنگیں لڑنی ہے،آپ نے اقتدار میں آنا ہے،آپ نے الیکشن لڑنا ہے تو اس ملک کو ہونا ہے۔ اس ملک کو ہونے کے لیے، اس ملک کی بقاء،سلامتی کے لیے یہ وہ دیوار ہے جس کی تکریم کی جانی چاہیے اور جس کے لیے ہمیں یک جہتی کا اظہار کرنا چاہیے۔

جناب چیئرپرسن! 9 منٹ اور 23 سیکنڈ ہو چکے ہیں اور آپ یقیناً سوچ رہی ہوں گی۔ میں ان شاءاللہ آپ کی تقلید کروں گا۔ یہ جو نوجوان، ہماری بیٹیاں، بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان کا تذکرہ خاص طور پر کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے وہ جنگ لڑی ہے کہ بھارت کو اس محاذ پر بھی میڈیا کے محاذ پر بھی پسپا کر کے رکھ دیا ہے۔ میڈیا کے محاذ پر ہمارے میڈیا نے، ہمارے ان بچوں، بیٹیوں اور بھائیوں نے وہ جنگ لڑی ہے کہ بھارت ہمیشہ ہمارے مؤقف کو، ہمارے بیانیہ کو یاد رکھے۔ دو منٹ میڈم ربیعہ نے لے لیے ہیں۔ ہمارے بیانیے کو جس قوت کے ساتھ انہوں نے آگے بڑھایا ہے، جس جذبہ اور جوش کے ساتھ آگے بڑھایا ہے اور commitment کے ساتھ آگے بڑھایا ہے اور پاکستان کے ساتھ جذبہ حب الوطنی کے ساتھ آگے بڑھایا ہے، میں ان نوجوانوں اور میڈیا کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

میڈم! آپ بہت مدت بعد مجھے اس کرسی پر بیٹھی نظر آرہی ہیں۔ ویسے بھی آپ ماشاءاللہ، پتا نہیں میں یہ لفظ استعمال کر سکتا ہوں یا نہیں۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جو بھی آپ سوچ رہے ہیں، نہ کریں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: آپ یہاں بیٹھ کر بھی بڑی خوب صورت لگتی ہیں، وہاں پر بھی بڑی خوب صورت لگ رہی ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت بہت شکریہ، صدیقی صاحب۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: آپ کی بات رکھتے ہوئےاور آپ کے حکم کو مد نظر رکھتے ہوئے میں 11 منٹ اور سات سیکنڈ پر اپنی تقریر ختم کر رہا ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت بہت شکریہ۔ اب میری گزارش ہوگی کہ میں نے پہلے پارلیمانی لیڈرز کو موقع دینا ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حاجی صاحب کل بول چکے ہیں۔اے این پی والے بول چکے ہیں۔ نہیں، نہیں۔ پارلیمانی لیڈرز بول چکے ہیں۔ سینیٹر منظور احمد کاکڑ موجود نہیں ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بالکل موقع دے رہی ہوں، آپ براہ مہربانی تحمل کا مظاہرہ کریں۔ میں سب سے پہلے پارلیمانی لیڈرز کو موقع دینے جا رہی ہوں۔ سینیٹر صاحب! آپ کا نام نہیں ہے۔ منظور کاکڑ کا نام ہے،وہ موجود نہیں ہیں۔ کیاآپ ان کی جگہ بات کریں گے،یہ طے ہو گیا ہے؟ پہلے میں علامہ صاحب کو موقع دے دیتی ہوں۔ پھر اس کے بعد داریجھو صاحب! آپ آج بات کریں گے، میں آپ کو موقع دوں گی۔ میں نے ابھی پارلیمانی لیڈرز کو موقع دینا ہے۔ مگر آج پانچ پانچ منٹ ہوں گے۔ are you ready for that? Monday کو زیادہ time ہو گا،آپ سوچ لیں کیونکہ جمعہ ہے، میں آپ سے مؤدبانہ عرض کر رہی ہوں کہ Monday کو آپ کو دس منٹ ضرور مل جائیں گے، میں تو پھر ایسے ہی آگے کرتی، آپ نے آج ہی بولنا ہے، بس پھر دس منٹ، شکریہ۔

Senator Raja Nasir Abbas

سینیٹر راجہ ناصر عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میڈم چیئرپرسن آپ کا بہت شکریہ۔ آپ جب بھی یہاں تشریف رکھتی ہیں توآپ کی وجہ سے مجھے بھی گفتگو کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔خداوند متعال کا قرآن مجید میں ارشاد ہے (عربی) اے میرے حبیب جب تو نے کنکریاں ماریں، تو نے کنکریاں نہیں ماریں،جب تم نے کنکریاں ماریں، اللہ نے کنکریاں ماری ہیں۔ خالق کائنات نے ایک ایسے مست ہاتھی کو جو مودی کی شکل میں تھااور جو اس پورے خطے میں طاقت کے توازن کو بدلنا چاہتا تھااور پورے خطے کو destabilize کرنا چاہتا تھا، پورے East کو چونکہ پاکستان South

Asia میں ہے اور South Asia East کا دل ہے۔ اگر یہاں disturbance ہو جائے تو پورا South Asia disturb ہو جائے گا، East disturb ہو جائے گا۔ مودی نے بدعت بھی شروع کی تھی، خود ہی اعلان کرے گا کہ یہاں ایک جرم سرزد ہوا ہے، خود ہی مدعی بنے گا، خود ہی فیصلہ کرے گا اور پھر اس کے بعد کوئی اجرا کرے گا یعنی مودی نے پاکستان کو blame کیا کہ۔۔۔ میڈم میں خاموشی چاہتا ہوں جب تک بات نہیں ہوتی، میرا وقت رہے گا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: I beg your pardon, حاجی صاحب براہ مہربانی تشریف رکھیں، آپ بولیں، حاجی صاحب آپ کے لیڈر بول چکے ہیں، دوسری جماعتوں کو بھی موقع دینا ہے، آج تو پیپلز پارٹی نہیں بولی ہے، تو دے رہی ہوں

I am not arguing , please start, Haji Sahib hectoring the Chair is not the way.

سینیٹر راجہ ناصر عباس: یہ ایک بدعت تھی۔امریکہ جیسے طاقتور ملک کے صدر نے ایک زمانے میں کہا تھا کہ جہاں سے ہمیں threat ہو گی وہاں ماریں گے۔ مودی یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ میں اس خطے کی، East کی بہت بڑی طاقت ہوں اور اس پورے region پر میرا تسلط ہے۔ آپ یقین کر لیں کہ مودی کی اس بدعت سے جو اس علاقے کے اندر destabilization آنی تھی اور مشکلات کھڑی ہونی تھیں وہ خدا جانتا ہے کہ کس طرح سے اس خطے کو تباہ کرنا چاہتا تھا۔ اور یہ بات ہمارے لیے واضح ہو گئی ہے کہ الحمدللہ ہماری فورسز نے پاکستان کے عوام نے مل کر اس کا مقابلہ کیا اور خطے میں جو طاقت کا توازن تھا اسے نہیں بدلنے دیا اور مودی کی اس خواہش کو اور آرزو کو خاک میں ملا دیا۔

قرآن مجید میں اللہ سبحان و تعالیٰ کا ارشاد ہے (عربی) میڈم! قرآن مجید کے اندر اس آیت سے تمام فقہائے اسلام نے ایک doctrine, اسے فقہی عنوان سے قاعدہ کہا جاتا ہے قاعدہ فقہیہ اس کا استنباط اور استخراج کیا ہے کہ اس قاعدے کے تحت علماء فرماتے ہیں کہ اللہ خالق کائنات نے کوئی بھی ایسا حکم نہیں بنایا ہے جس کے تحت کفار مسلمانوں پر مسلط ہو جائیں لہٰذا اس قاعدے کے تحت ہم نے ان کے تسلط کا، غلبے کا، hegemony کا مقابلہ کرنا ہے۔ نہ انہیں سیاسی طور پر اپنے اوپر غالب آنے دینا ہے، نہ معاشی طور پر، نہ ثقافتی طور پر اور اسی طرح سے defence کے حوالے سے بھی اپنے اوپر غالب نہیں ہونے دینا۔ یہ ہماری duty ہے اور پھر تمام فقہائے اسلام نے اس کے تحت جو

فتاوٰی دیے ہیں اگر ایک اسلامی ملک کے اوپر، مسلمان ملک پر، ہمارے وطن پر حملہ ہوتا ہے تو ہر پیر و جواں، مرد و زن جو بھی اسلحہ اٹھا سکتا ہے، جو بھی لڑ سکتا ہے اس کی ذمہ داری ہے اپنے وطن کا دفاع کرے اس سے لاتعلق ہم نہیں رہ سکتے۔

تو مودی یہ نہ سوچے کہ اس کا چھ لاکھ پاکستان کی آرمی سے مقابلہ ہے، نہیں! پاکستان کے 24 کروڑ پاکستانیوں سے اس کا مقابلہ ہے اور وہ کبھی ہم سے نہیں جیت سکتا۔ ابھی ہم نے پاکستان کو جس طرح سے defense strategy کے ذریعے superior ثابت کیا ہے اور انڈیا کو شکست دی ہے ہمیں دنیا کے اندر سیاسی استقلال بھی چاہیے، پاکستان کا سیاسی استقلال اس وقت آئے گا جب پاکستان کے اندر election free and fair ہوں گے ورنہ سیاسی استقلال نہیں آئے گا، معاشی استقلال، امن و امان، ہر چیز کی پاکستان کو ضرورت ہے۔ ہمارے ہمسایہ ملک کے اندر ایک ایسا شخص مسلط ہے جس کا نام مودی ہے اس کی ذات میں نفرت ہے، اس کی ذات میں بغض اور کینہ ہے، جیسے آگ کی ذات میں جلانا ہوتا ہے، جلاتی ہے۔ یہ نفرت، بغض اور کینہ نکل ہی نہیں سکتا، وہ سمجھتا ہے میں adventure کرتا کرتا آگے بڑھ گیا ہوں۔

وہ قاتل تھا، گجرات کا قاتل اور پھر کشمیر کے عوام کے حقوق کا قاتل، وہ یہ سمجھتا تھا کہ میں اس adventure کے ذریعے اور آگے نکل جاؤں گا اور الحمدللہ اس کو منہ کی کھانی پڑی۔ لہٰذا اس مقابلے میں پاکستان کے کھڑے ہونے سے مودی کو دوبارہ butcher بنا دیا، گجرات کا قاتل بنا دیا ہے، جس کو لوگ بھولنا چاہ رہے تھے اور بھول رہے تھے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اس حوالے سے اپنے آپ کو unite کریں، ہم اکٹھے ہو جائیں دو دن کے اندر، اس وطن کو بہتر کرنے کے لیے جو تمام لسانی، علاقائی، قومی اور مسلکی اکائیاں ہیں، ہم سب اکٹھے ہو جائیں اور وہ Rule of Law کے ذریعے ہوگا اور آئین کی بالادستی کے ذریعے ہوگا۔ آئندہ بڑے بڑے مسائل اس خطے کے اندر پیدا ہونے والے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ علامہ صاحب۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: میڈم دو منٹ ٹھہر جائیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے آپ سے کہا تھا کہ Monday کو آپ کو پورے 10 منٹ ملیں گے۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: دو منٹ بات کرنے دیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ، .let's compromise

سینیٹر راجہ ناصر عباس: دیکھیں بھلا دیا آپ نے میں کیا کہنا چاہ رہا تھا، ٹھیک ہے، پاکستان زندہ باد! ذہن میں رکھ لیں اور میری بات سن لیں کہ مولا علی کا قول کہ (عربی)، قرآن بھی کہتا ہے کہ ہم نے اپنے استقلال پر compromise نہیں کرنا ہے، اپنی خود مختاری پر compromise نہیں کرنا ہے کسی قسم کی خود مختاری جو ہے استقلال جو ہے۔ دیکھیں میں جو بات کرنا چاہ رہا تھا وہ یہ ہے کہ ہم سمجھیں کہ ہم جس خطے میں رہ رہے ہیں، یہ South Asia بہت حساس اور strategic خطہ ہے۔ لہٰذا ہم یہ سمجھیں کہ یہ پہلی اور آخری بار نہیں ہے مودی پھر شرارت کرے گا، مودی پھر زیادتی کرنے کی کوشش کرے گا، مودی پھر کوشش کرے گا کہ پاکستان کو degrade کرے destabilize کرے، ہمیں اپنا House in Order کرنا پڑے گا۔ ہمیں باقاعدہ سینیٹ کو چاہیے کہ بلوچستان جائے وہاں کے عوام سے ملے، لوگوں سے ملے، ان کو engage کرے اور بلوچستان کے حالات کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرے۔ امن و امان کے لیے آگے بڑھے، KP کے اندر جائیں، پورے پاکستان میں جائیں، GB جائیں اور لوگوں کو on board لیں اور اپنے House کو in order کریں تاکہ ہم اس فریق کا مقابلہ کر سکیں جس کو ہم نے شکست دی ہے، وہ زخمی سانپ کی طرح پڑا ہوا ہے، ہمیں اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ اگر ہم سو جائیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ انڈیا کو شکست دے دی ہے، نہیں! دشمن کے مقابلے میں جو سو جاتا ہے وہ پھر بہت شکست کھاتا ہے۔ جبکہ جنگ احد ہمارے سامنے ہے ایک ذرا سا اجتبیٰ ہوا تھا، اللہ کے نبی نے کہا تھا کہ اس درے کو نہیں چھوڑنا ہے، چھوڑا تو بہت بڑی ضرب لگی، کتنی عظیم شخصیات شہید ہوئیں وہاں پر، ہم نے کتنے نقصان اٹھائے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم سوئیں نہیں ہم جاگتے رہیں۔

اس پورے خطے کے اندر جو ایک بہت بڑا change مودی لانا چاہتا تھا، اسرائیل اس کے ساتھ تھا، امریکہ اس کے ساتھ تھا اور ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ امریکہ ہمارا دوست نہیں ہے۔ اس وقت اس نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں اور green signal دے رہا تھا جب تک انڈیا کو جنگ میں کاری ضرب نہیں لگی اور انڈیا شکست کی طرف نہیں جانے لگا۔ فوراً اس نے involvement کر کے جنگ بند کر دی اور کہا کہ cease-fire کی جائے۔ ہمیں اپنے دوستوں کو پہچاننا ہے کہ کون

ہمارا دوست ہے اور کون ہمارا دشمن ہے، جو قومیں اپنے دشمن کو نہیں پہچانتیں وہ ہمیشہ شکست کھا جاتی ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ علامہ صاحب۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: ہمیں اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ اچھے روابط بنانے کی ضرورت ہے، اپنی Foreign policy کو مزید متحرک کرنے کی ضرورت ہے، شکریہ۔

Madam Presiding Officer: Thank you, I have to give time to this side also, you are next. Senator Jam Saifullah. I'll come to you.

لسٹ میں میرے پاس جو نام آ رہے ہیں اس میں پہلے آ جائے گا۔ سینیٹر جام صاحب آج جمعہ ہے آپ نے مختصر رکھنا ہے، براہ مہربانی تشریف رکھیے۔

Senator Jam Saifullah Khan

Senator Jam Saifullah Khan: Thank you, Madam Chairperson. First and foremost, I pay heartfelt homage to all the innocent civilians, Men, Women and children who lost their lives during the recent conflict. Their blood was shed not on the battlefield, but in homes, streets and places where peace should have prevailed. We mourn them not as mere numbers but as sons and daughters of this soil whose dreams were extinguished by the flames of a conflict that they never chose.

I also stand today to salute our brave armed forces, heroes who stood their ground in defense of Pakistan's sovereignty. Again, numerical superior adversity our defenders exhibited unmatched courage, clarity and conviction. Their sacrifices were not only for land or lines on the map but for dignity, honour and sanctity of our nation. They triumph in the face of overwhelmingly superior enemy and their brave effort

showed that they know how to defend their own country.

Madam Chair! there is no secret that the government across our Eastern border has increasingly emplaced an extremist and divisive ideology Hindutva, when they seek to redefine secular India into an ethno-nationalist state. This ideology has marginalized minorities, vilified Muslims, oppress Sikhs and stifled christens.

It's not just the internal matter of India. It has regional implications, particularly when such ideology becomes the foundation of foreign policy and military aggression. Let us not mince words. This recent clash was not isolated. It is part of a larger strategy, a campaign to project power through intimidation, disinformation and proxy terrorism.

We have credible intelligence and international assistance that point towards India's sponsored proxies like BLA, BLF and TTP operating on our soil with an intent to destabilize Pakistan and sever our vital strategic alliances. One such alliance, our brotherhood with China, was also targeted in this malicious effort. The targeted killing of Chinese nationals within our borders was not an accident but calculated move to sort discord between Pakistan and China. I am proud to report that this cowardly attempt has failed not only did it backfire, but it further galvanized the Pak-China partnership, a bond build on mutual respect, strategic cooperations and shared values.

Madam Chair! another dangerous trend demands international attention in today's India voices of reason,

those who dares to speak for sanity, peace and even conclusional values are being systematically silenced. Academics, journalists, foreign civil servants and even war veterans, who call for dialogue, are labeled as traitors. Their social media accounts are blocked, their YouTube channels are taken down, their freedom of expression is throttled in broad daylight. When dissent is criminalized, dialogue dies and when dialogue dies between the two armed nuclear neighbors, what's left behind is instability, uncertainty and a dangerous game no one can win.

We urge the world not to view this simply as India's internal matter, this is a threat to regional peace and violation of universal rights to free expression. Let us address the most inhumane act of all, weaponization of water. India's manipulation of river flow, withholding of water from lower riparian state like Pakistan is direct violation not only of the Indus-Water treaty but of basic human morality. Water is life. To use it as a tool of politically coercion is an upfront of international law and threat to millions of people who depend on the Indus water for agriculture, drinking water and survival.

Madam Presiding Officer: Thank you so much Senator *Sahib*.

Senator Jam Saifullah Khan: I'll take two more minutes.

Madam Presiding Officer: No, you are reading a written statement. You should wind it up please.

Senator Jam Saifullah Khan: What's difference does it make?

Madam Presiding Officer: I have already given you five minutes, please finish. Next senator…

نہیں وہ ختم کر چکے ہیں۔آپ ختم کر چکے ہیں؟آپ کے پانچ منٹ پورے ہو چکے ہیں۔

Senator Jam Saifullah Khan: I want to make a point that when the chairperson appoints the presiding officers, it shouldn't be like that every time the same people are appointed.

Madam Presiding Officer: I agree with you, and I am very tired also.

Senator Jam Saifullah Khan: Every member has a right to preside. So why only three or four people are invited. We all have respect for you, but every person has a right to preside. Every time there shouldn't be two three people.

Madam Presiding Officer: Absolutely. Please you should bring it up with the chairman and I am also very tired.

Senator Jam Saifullah Khan: I haven't even finished my five minutes, and you stopped me in the middle. That's not fair. You spoke for 11 minutes. I think you are being very unfair. Most of the people are being allowed to speak for even 20 minutes and I didn't even finish my speech.

Madam Presiding Officer: No, that's not true. Your five minutes were over. Please don't take this tone with me senator sahib. I have treated you fairly.

Senator Jam Saifullah Khan: I think you are being very unfair. Most of the people are being allowed to speak for even 20 minutes and I didn't even finish my speech.

Madam Presiding Officer: No, no, no. Only parliamentary leaders. I spoke for 11 minutes only so you could get time.

Senator Jam Saifullah Khan: Thats really unfair and I walkout in protest.

(At this occasion, Senator Jam Saifullah Khan staged a walkout)

Madam Presiding Officer: Rule 26, the subject matter every speech are being relevant... یہ تو ہے۔ Sub rule 2, except with the permission of the Chair, a member may not read his speech but may refresh his memory by reference. I did not say anything to you. This is not the way. Absolutely not the way. Senator Abdul Qadir Sahib.

جی جی، آپ کا mic on ہے۔ نہیں، آپ اپنی سیٹ پر تو جائیں، وہاں آپ کا mic چلے گا۔ ایسا نہیں ہوتا۔ That's easier, please go to your seat. اپنی سیٹ پر جلدی سے جائیں، آپ کے پاس exactly پانچ منٹ ہیں۔

Senator Muhammad Abdul Qadir

سینیٹر محمد عبدالقادر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) میڈم آج یومِ تشکر منایا جارہا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہماری قوم پر، ہمارے ملک پر ایک بڑا احسان کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو انڈیا کی جارحیت کے خلاف ایک واضح برتری دی اور انڈیا کے ایک false flag operation کے نتیجے میں کی گئی جارحیت اور جنگ مسلط کرنے کی مہم کے خلاف اللہ نے ہمیں سرخرو کیا ہے۔ میں افواج پاکستان، particularly اپنی Air Force, اپنی آرمی اور اپنی نیوی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور میں پاکستانیوں کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے ہماری افواج کا moral پوری طرح بلند رکھا اور اُن کو پوری طرح support کیا۔ ہماری حکومت اور وزیر اعظم نے Cabinet meeting کرکے افواج کے سربراہ کو یہ اختیار دے دیا کہ جس وقت جہاں چاہیں جس قسم کا action وہ مناسب سمجھیں وہ action لیں۔

جناب چیئرپرسن ! اللہ تعالیٰ قران پاک میں فرماتا ہے کہ اجازت دے دی گئی اِن لوگوں کو جہاد کی جن سے جنگ کی جارہی ہے کیونکہ اِن پر ظلم کیا گیا اور یقیناً اللہ اِن کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ میڈم ! آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ انڈیا 1947 سے پاکستان کے خلاف ہر پانچ، دس یا پندرہ سال بعد کوئی نہ کوئی جارحیت کرتا آرہا ہے۔ 1984 میں، 1987 میں، کرتے کرتے پھر پلوامہ میں اور اب یہ پہلگام کا واقعہ کرکے اُس نے ساری دنیا کو misguide کرکے پاکستان پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ میڈم ! ہمارا اصل issue کشمیر کا issue ہے اور انڈیا یہ چاہتا ہے کہ کشمیر کا issue حل نہ ہو اور اِس کے لیے وہ مختلف ہتھ کنڈے استعمال کرتے ہوئے اِس پر کبھی یہ کہتا ہے کہ ہمارا internal issue ہے ، کبھی یہ کہتا ہے کہ ہم اس پر bilateral discussion یا مذاکرات کے علاوہ کسی کو شامل نہیں ہونے دیں گے۔ کبھی وہ پاکستان پر دہشت گردی کے الزام لگا کر دنیا میں ڈھونگ رچانے کی کوشش کرتا ہے جبکہ اِس کے بر عکس انڈیا well known terrorist ہے۔ انڈیا کے اندر Butcher of Gujrat نے جو جو terrorism کیا وہ اُس کے نام کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ وہ Butcher of Gujrat جو وزیر اعظم بننے تک امریکہ میں داخل نہیں ہو سکتا تھا، آج وہ انڈیا کا وزیر اعظم ہے اور وہ اپنی RSS کی philosophy کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی اور ہوا دے رہا ہے۔ جو انڈیا کے اندر مسلمانوں کے ساتھ دشمنی اور انڈیا سے باہر پاکستان کے ساتھ دشمنی کو پوری دنیا دیکھ رہی ہے۔ جناب چیئرپرسن ! اگر ایک فیصد بھی انڈیا کو یقین ہوتا یا انڈیا کے پاس کوئی حقائق ہوتے تو جب وزیرِاعظم پاکستان نے open floor پر اور اپنی تقریر میں کہا کہ ہم verification اور investigation کے لیے تیار ہیں تو مودی اس چیز کا جواب دیتا نہ کہ 22 تاریخ کے حملوں سے چپ رہتے رہتے 15 دن بعد 6 اور 7 تاریخ کی رات کو ہم پر حملے کرتا۔ آپ یقین کریں کہ مودی Rafale جہازوں کے گھمنڈ میں اتنا پاگل ہو چکا تھا کہ وہ دنیا کی کسی بھی سفیر یا کوئی foreign affairs یا کسی کو سننے کو تیار نہ تھا۔

Madam Presiding Officer: Please order in the House, Senator Afnan. Thank you.

سینیٹر محمد عبدالقادر: اُس نے وہی کام کیا 6 اور 7 تاریخ کی درمیانی شب جب پاکستان پر حملے کئے ہمارے شاہینوں نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے اُن کے وہ Rafale طیارے جس کا گھمنڈ تھا پوری دنیا میں وہ اس کا ڈھول پیٹ رہا تھا، اُن کے تین طیارے گرائے۔ پہلے ہم کہہ رہے تھے کہ ہم نے کل پانچ

طیارے گرائے لیکن کل وزیرِ اعظم نے اعلان کیا کہ یہ تعداد پانچ نہیں چھ طیارے تھے۔ یہ ان کے منہ اور ماتھے پر ایک کلنک کا ٹیکہ ہے۔ پوری دنیا نے دیکھا اس کے بعد انڈیا کو چین نہیں آیا، جب اُس نے 9 اور 10 کی درمیانی شب اپنی مہم جوئی ختم نہیں کی تو ہم نے 30 سے 35 مختلف جگہوں پر حملہ کیا۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی جی wind-up کیجئے۔

سینیٹر محمد عبدالقادر: جی، میں wind-up کر رہا ہوں۔ میرا کہنا یہ ہے کہ اب الحمد للہ یہ ایک blessing in disguise ہے کہ صدر ٹرمپ نے کہا کہ یہ dialogues bilateral نہیں، trilateral ہوں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: please wind-up کریں۔ آپ کو میں نے پانچ منٹ دیئے تھے۔ بہت شکریہ۔

سینیٹر محمد عبدالقادر: اب کشمیر کا issue ایک international issue ہو گا اور ہماری Indus Waters Treaty پر بھی discussion ہو گی۔ بہت شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی، سینیٹر طاہر خلیل صاحب کو مائیک دیجئے۔ آپ کے پاس چار منٹس ہیں۔

سینیٹر خلیل طاہر: میڈم ! میں چار منٹ لے لوں گا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت اچھا۔ بٹ صاحب آپ براہ مہربانی۔۔۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ شروع کریں۔ بٹ صاحب آپ ان کو اجازت دیں ایوان کو disturb نہ کریں۔ شروع کریں، آپ کا time clock چل رہا ہے۔ آپ شروع کریں۔

Senator Khalil Tahir

سینیٹر خلیل طاہر: شکریہ، میڈیم چیئرپرسن صاحبہ۔

کون روک سکتا ہے خوشبوں کی راہوں کو خار دار تاروں سے
صبح چھپ نہیں سکتی ابر کے عصاروں سے

میڈم ! سب سے پہلے I have a lot of respect Madam Chairperson for you and I will confine myself to five

.minutes only میں اسکواڈرن لیڈر شہید عثمان یوسف، چیف ٹیکنیشن اورنگزیب، سینئر ٹیکنیشن نجیب، فاروق احمد، مبشر حسین، نائیک عبد الرحمٰن، لانس نائیک دلاور، اکرام اللہ خان، وقار خالد، سپاہی محمد عدیر، اور سپاہی نصار، یہ ہمارے فوج کے جوان شہید ہوئے ہیں، ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ شہادت کا جو تصور ہے یہ صرف ہمارے دین اسلام اور بائبل مقدس میں ہے، ہندوؤں کو تو اس کا پتا نہیں کہ شہادت کیا ہوتی ہے۔

دوسری بات میڈم چیئرپرسن! میں کہنا چاہوں گا کہ یہ جنگ جو تھی، یہ جنگ نہیں تھی، پہلے تو illegal aggression تھا۔ ایک جارحیت تھی لیکن اس کے بعد یہ تدبر اور تکبر کی جنگ بن گئی اور تدبر جیت گیا، تکبر ہار گیا۔ میں اس بات کی بھی پرزور مذمت کرتا ہوں کہ مردودی نے، میں اس کو مردودی کہتا ہوں، مردودی نے ہماری مقدس جگھوں پر حملے کیے اور مساجد کو تباہ کیا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کریں کم ہے۔ ہم نے نہ صرف مذمت کی ہے بلکہ مردودی فوج کی مرمت بھی کی ہے اور ان کے سارے لوگوں کی مرمت بھی کی ہے۔

مودی نے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے international crimes کا ارتکاب کیا، خصوصاً civilians پر حملے کی بھی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ میں سب سے پہلے پوری پاکستانی قوم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اتحاد و یک جہتی سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ جنگیں فوجیں جیتتی ہیں لیکن قومیں لڑتی ہیں۔ پاک فوج بری، بحری اور فضائی نے جو کردار ادا کیا، وہ مثالی ہے۔ ان کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے وہ کم ہے۔ ان کو پتا نہیں چلا کہ ان کا واسطہ کس سے پڑا ہے۔ سینیٹر علامہ ناصر صاحب فرما رہے تھے کہ مودی پاکستان کو تنہا سمجھ رہا تھا لیکن پاکستان کے تمام لوگوں نے بلا تفریق سیاسی جماعتیں، قائدین بغیر کسی رنگ و نسل، مذہب سے بالاتر ہو کر ایک متحد قوم ہونے کا ثبوت دیا۔ کل میرے ایک بھائی معزز رکن نے بات کی ہے کہ یہ مسلمانوں نے جنگ جیتی ہے، with a very heavy heart میں ان کے والد محترم کا بہت احترام کرتا ہوں، ان کا احترام بھی کرتا ہوں۔ مرحوم مشاہد اللہ خان صاحب بہت بڑے انسان تھے۔ یہ پاکستان کی جنگ تھی۔ اس میں ایک بچہ کامران مسیح بھی تھا اس کو بھی یاد کر لیں۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گے)

گروپ کیپٹن سیسل چوہدری نے بھی جنگ لڑی ہے، جونیئر پیٹر نے بھی جنگ لڑی ہے اور دیگر بہت سے افراد نے ایم ایم عالم کی زیر قیادت جنگ لڑی ہے۔ اس لیے اس قوم کو اب قوم رہنے دیا جائے۔ یہ پہلے ہجوم بن گیا تھا، اب قوم بنی ہے تو اس کو قوم رہنے دیں (پنجابی شعر) خدا کے لیے اس قوم کو ایک قوم رہنے دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا there is no superiority to white over black and black over white, Arab over Ajam and Ajam over Arab if there is any superiority that is due to piety اور پھر قائداعظم محمد علی جناح آپ کے اور ہم سب کے لیڈر ذوالفقار علی بھٹو نے فرمایا تھا کہ میرے نزدیک minority کا کوئی بھی لفظ نہیں ہے۔ اس لیے اس قوم کو قوم رہنے دیں تا کہ ہم ہمیشہ جیتیں گے۔ اب تو مردودی باولہ ہو چکا ہے۔

میں وزیراعظم پاکستان، وزیر خارجہ اسحاق ڈار صاحب، اور آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر، اور بری، بحری و فضائی افواج کے تمام جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ان سب نے ایک جذبے سے یہ معرکہ سرانجام دیا۔ جنگیں جذبے کے ساتھ and superior weapon کے ساتھ جیتی جاتی ہیں۔ کل ایک شخص موبائل خریدنے گیا، پوچھا چائنا کا فون ہے، اس نے کہا کہ اس کی کوئی گارنٹی ہے تو اس نے کہا انڈیا والے سے پوچھ لیں کہ اس کی گارنٹی ہے یا نہیں تو اس level تک بات پہنچ چکی ہے۔ میں نے آپ سے چونکہ promise کیا ہے، میں ایک بار پھر پوری قوم کو تمام سیاسی جماعتوں وزیراعظم پاکستان، اسحاق ڈار صاحب، اور آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جس قوم کو للکارا، وہ اب ایک قوم بن چکی ہے اب اس کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ ہم فاتح ہیں اور فاتح رہیں گے۔

میرے پاس صرف چھ سیکنڈ باقی ہیں، میں ایک آخری بات کہنا چاہتا ہوں کہ ایک واضح پیغام پوری دنیا کو اور سب کو دیا گیا ہے کہ مئی کے مہینے میں افواج پاکستان کو تنگ نہ کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی، بہت شکریہ۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔ سینیٹر عون عباس صاحب آپ کے لیڈر نے سب کا وقت لے لیا ہے، لہٰذا آپ صرف پانچ منٹ بولیے گا۔ اس کے بعد ہم سینیٹر دنیش کمار صاحب کی طرف جائیں گے۔ میرے پاس ایک طویل فہرست ہے، ایک منٹ میں اگلی بار اس طرف آؤں گی۔ بٹ صاحب۔

Senator Aon Abbas

سینیٹر عون عباس: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ، میڈیم چیئرپرسن۔ سب سے پہلے آج کے اس یومِ تشکر کے موقع پر، میں اپنی قوم، اپنی پاک افواج، ایئر فورس، اور نیوی کو سب کو مبارک باد پیش کروں گا۔ یقیناً اس یومِ تشکر کو منانے کے پیچھے اگر کسی کی محنت ہے تو وہ یقیناً ہماری افواج پاکستان کی ہے، ہماری ایئر فورس اور نیوی کی ہے۔ کوئی بھی فرد اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ آج ہم جس مقام پر کھڑے ہیں، اگر یہ تینوں Armed Forces اپنا فرض بخوبی انجام نہ دیتیں، تو شاید آج یومِ تشکر نہ منایا جاتا۔ ہم ایک ہجوم تھے اور شاید پچھلے ستر سال سے ایک ہجوم ہی رہے ہیں۔ ہم کبھی ایک قوم نہیں بن سکے۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب آپ براہِ کرم تشریف رکھیں۔ آپ کو وقت مل جائے گا۔ آپ درمیان میں مداخلت نہ کریں۔

سینیٹر عون عباس: میرے دو منٹ یہ لے گئے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: دو منٹ تو نہیں۔

سینیٹر عون عباس: ہم ایک ہجوم رہے ہیں، 25 کروڑ عوام ایک ہجوم تھے، کہیں صوبائیت میں بٹے ہوئے، کہیں مسلکوں میں، کہیں زبانوں میں۔ یقین جانیے، ان ستر سال میں کبھی یہ احساس نہیں ہو سکا کہ یہ آخر پاکستانی قوم تو ہے کب۔ یقین جانیئے، جب دس مئی کی صبح ہم سب اُٹھے ساری رات جاگتے رہے، میں نے جب Fatah-I surface-to-surface missiles کو چھوڑتے ہوئے پاک فوج کے جوانوں کو اللہ اکبر کے نعرے لگاتے دیکھا۔ میں نے پہلی مرتبہ J-10C jet کو پاکستان کی کسی air force base سے اڑتے دیکھا تو میں نے اس دن اللہ کا شکر ادا کیا کہ آج ہم ایک قوم بن چکے ہیں۔ میڈم! یقین جانیں قومیں تب بنتی ہیں جب وہ اپنے حق کے لیے لڑنا جانتی ہوں، چار دنوں تک جب ہماری جانب سے جواب نہیں دیا جا رہا تھا تو پوری قوم کی طرح میں بھی اضطرابیت کی کیفیت میں تھا کہ جواب کیوں نہیں آ رہا۔ آخر جب وہ جواب آیا تو اس کے نتیجے میں آج ہم جس situation میں بیٹھے ہوئے ہیں، اب مجھے لگتا ہے کہ پیچھے قوم بھی کھڑی ہے لیکن ہمیں بھی احساس ہونا چاہیے کہ اس جیت کے پیچھے کون کون تھا۔ اس جیت کے پیچھے آپ کی قوم کھڑی تھی، اس

جیت کے پیچھے آپ کا وہ میڈیا کھڑا تھا جو اتنی زبردست reporting کر رہا تھا کہ Indian media کے تمام جھوٹ، تمام fake news اس کے سامنے بہت چھوٹی نظر آرہی تھیں۔ میڈم چیئرپرسن! اس پوری جنگ کے پیچھے social media warriors کھڑے تھے جنہیں digital دہشت گرد کہا جاتا تھا، وہ آپ کے ساتھ کھڑے تھے اور آپ کے شانہ بشانہ یہ جنگ لڑ رہے تھے۔ آپ کے پیچھے قوم کے سارے نوجوان تھے۔ جب وہ میزائل داغا گیا تو پیچھے چھپ کر بیٹھے ہوئے لوگ جو نعرہ لگا رہے تھے، وہ سارے آپ کے ساتھ کھڑے تھے۔ اس قوم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہم اس جنگ کو اپنے ایمان کے ساتھ جیت سکتے ہیں۔

میڈم چیئرپرسن! اس وقت ہمیں ان قوموں کو نہیں بھولنا چاہیے جنہوں نے مشکل وقت میں ہمارا ساتھ دیا، ,the way China stood with us نہ صرف جو supplies تھیں، J-10C تھا یا باقی missiles supplies تھیں، اس سارے عمل میں چین کی جو diplomatic support رہی، ہم اسے بھی کسی طرح ignore نہیں کر سکتے۔ جس طرح ترکیہ نے اس مسئلے پر ہمیں support کیا، دنیا میں کم ہی طاقتیں ہوتی ہیں جو اس طرح کے مسائل میں آپ کو support کرتی ہیں، the way Turkiye did, that is commendable. جب ہم جنگ جیتے تو شاید اتنے پاکستانی سڑکوں پر نکل کر نہیں آئے جتنے آذربائیجان کے لوگ پاکستان کے جھنڈے لے کر نکل آئے تھے، that is commendable as well.

میڈم! ایک اور بھی چیز important ہے، آپ دیکھیں کہ جس دن یہ واقعہ ہوا، سب سے پہلے آنے والی tweet عمران خان صاحب کی تھی۔ انہوں نے tweet کر کے نہ صرف اپنی پارٹی بلکہ پوری دنیا میں تحریک انصاف کے narrative کو towards India tilt کر دیا اور مودی کا نام لے کر کہا کہ آج مودی کی اس جنگ میں جو کھڑا نہیں ہو سکتا، وہ پاکستان نہیں ہے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں ہوں تو میری پاک فوج ہے، عمران خان نے سب سے پہلے یہ نعرہ لگایا تھا لیکن مجھے اس بات پر افسوس ہوتا ہے، میں اس بات کو on record اس لیے رکھنا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کی خاموشی بھی تاریخ میں چلی گئی جو دو ہفتوں تک بالکل اپنا منہ بند کر کے بیٹھے رہے، میں نام نہیں لوں گا، انہوں نے مودی کے خلاف ایک لفظ نہیں کہا، شاید ان کے کاروباری interests

ہوں گے، شاید جندال سے رشتہ ہوگا، شاید اور بھی معاملات ہوں گے لیکن یہ تاریخ میں لکھا جائے گا کہ ایک شخص جسے اس قوم پر مسلط کیا گیا، جو اس system کا سب سے بڑا beneficiary تھا، جس کی اپنی بیٹی اس وقت Chief Minister ہے، ان کے منہ سے آج تک ایک مرتبہ بھی مودی کا لفظ نہیں نکل سکا۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر عون صاحب! ماحول کو آلودہ نہیں کرتے لیکن اب آپ کر گئے ہیں، کسی نے نہیں کیا، آپ کے کسی leader نے نہیں کیا، میں نے انہیں ایسا کرنے نہیں دیا۔ You are in violation of the dignity of this House. Please take your words back, this is not fair, انہوں نے نہیں کیا، یہ طریقہ نہیں ہے۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا وقت بھی پورا ہو گیا، آپ تشریف رکھیں۔ جی سینیٹر عرفان صدیقی صاحب۔ آپ ایک منٹ کے لیے بات کر لیں، I have to go to three other members.

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں آپ کو ایک منٹ کا وقت دیا جا رہا ہے۔

سینیٹر عون عباس: میڈم! اس ملک کی تاریخ میں ایک چیز اور بھی لکھی جائے گی۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کی پارٹی کے ہی ہیں، آپ کا mic بند ہو جائے گا کیونکہ آپ کے ساتھی ہی آپ کا وقت لے رہے ہیں۔ جی۔

سینیٹر عون عباس: میڈم! دیکھیں تاریخ ہمیشہ کسی کے کہنے پر نہیں لکھی جاتی۔ میں نے آج سے تین دن پہلے ایک Indian channel کو You Tube پر دیکھا، انہوں نے کہا کہ ہمارا پاکستان میں سب سے بڑا asset پاکستان کا وزیر دفاع ہے۔ ان کی جو حرکتیں تھیں، آپ کی پوری قوم ایک طرف، آپ کی افواج وغیرہ، پاکستان کو جتنا وزیر دفاع نے demean کیا، جتنا

embarrass کیا، شاید ہی کسی نے کیا ہو۔ میں record کے لیے ان کی three statements بتانا چاہتا ہوں کہ Sky News پر صاحب بہادر فرماتے ہیں کہ Rafale گرنے کی اگر تصدیق کرنی ہے تو social media کو دیکھ لیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری افواج کو چھوڑیں، ہمارے مدرسے کے بچے ہماری second line of command ہیں، can you imagine, Defence Minister یہ کہہ رہے ہیں۔ ان کا mindset check کریں، وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم mercenary ہیں، اگر ہم کرائے کے قاتل ہیں تو ہم تیس سال سے۔۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، آپ کا وقت پورا ہو گیا۔ شکریہ۔ میں افسوس کے ساتھ کہنا چاہتی ہوں کہ آج جمعے کے دن ماحول کو آلودہ کیا گیا ہے۔ عرفان صدیقی صاحب! آپ ایک منٹ کے لیے بات کریں گے؟

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: میڈم! میں نے کوئی تقریر نہیں کرنی، میں نے صرف یہ گزارش کرنی تھی کہ ایوان کا ماحول بہت اچھا ہے، میں نے اپنی گفتگو میں کہا تھا کہ اُن کا لیڈر ہمارے لیے بھی بہت محترم ہے، ہمارے لیڈر بھی ان کے لیے محترم ہونے چاہییں۔ عون صاحب نے نام لیا یا نہیں لیا، یہاں جہلا نہیں بیٹھے ہوئے، یہاں سمجھدار لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، سب کو پتا ہے کہ آپ کس کا نام لے رہے ہیں یا نہیں لے رہے۔ آپ ایسی باتیں نہ کریں۔ اگر میں یہ کہوں کہ آپ کے لیڈر صاحب نے ایک tweet کر دی، اگر وہ ساڑھے تین سو صفحوں کے خطوط لکھ سکتے ہیں تو اس موضوع پر کوئی ساڑے تین لائنیں ہی لکھ دیتے۔ ان بحثوں میں مت پڑیں، آپ موضوع پر رہیں، میں آپ کا بڑا احترام کرتا ہوں۔ اگر آپ میرے لیڈر کے کپڑے اتاریں گے تو پھر آپ کے لیڈر کے کپڑے اتریں گے، یہ نہیں ہونا چاہیے۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ آپ کا لیڈر ہمارے لیے محترم ہے، آپ ہمارے لیڈر کا احترام کریں، شکوہ نہ کریں، ہمیں بھی بہت شکوے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ اس وقت مکالمہ نہیں ہو گا۔

You want to speak on a point of order? Yes.

Senator Khalil Tahir: Madam! there is a Rule 225 (vii) “shall not chant slogans, display banners, play-cards, throw and tear Table documents and reports; etc.;”.

Madam! You are very competent and intellectual Senator as well as politician; I think we should observe the rules also. With your permission

ہم کسی دوسری زبان میں بات کر سکتے ہیں اور آپ کی اجازت سے ہی ہم لکھی ہوئی تقریر کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ slogans, banners, pictures کے بارے میں rules یہ کہتے ہیں۔ میں کسی کی دل آزاری نہیں کرنا چاہتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ rules کی دل آزاری ہو رہی ہے اور اگر rules کی دل آزاری ہو گی تو

it will not be fair, it is an injustice. Thank you.

Madam Presiding Officer: I leave that to the Chair to decide when he is presiding.

مندوخیل صاحب! بٹ صاحب کا پہلے سے نام ہے، مسلم لیگ (ن) کی طرف سے کافی دیر سے کوئی نہیں بولا ہے۔ آپ تشریف رکھیں، سب کو وقت ملنا ہے۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ بیٹھیں، حاجی ہدایت اللہ صاحب! آپ کے پاس بات کرنے کے لیے تین منٹ ہیں۔ بٹ صاحب! آپ نے وقت دے دیا ہے تو انہیں بولنے دیں، آپ نے ظرف دکھایا ہے، آپ کا بہت شکریہ، جی حاجی صاحب، تین منٹ۔

<u>Senator Hidayatullah Khan</u>

سینیٹر ہدایت اللہ خان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میڈم چیئرپرسن! میں موضوع پر آنے سے پہلے ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ Leader of the Opposition نے ایمل ولی خان صاحب کے بارے میں جو الفاظ استعمال کیے ہیں یا جو بات کہی ہے، ہمیں یہ گلہ منظور ہے لیکن وہ ایوان میں موجود نہیں تھے تو انہیں اُس وقت یہ بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ Leader of the Opposition اور PTI کے ساتھی، یہ سارے ہمارے دوست ہیں، کیا ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اس دن قومی اسمبلی کے اندر floor of the House پر ایک رکن نے ایمل ولی خان کے بارے میں ہی نہیں بلکہ ان کے والد، ان کے دادا اور ان کے پردادا کے بارے میں جو الفاظ استعمال کیے ہیں، کیا وہ ان سب نے نہیں سنے ہیں، اگر نہیں سنے ہیں تو کم از کم وہ سن لیں۔ اگر اس

طرح یہ چلتا رہا تو اللہ کا حکم ہے (عربی) کہ آپ کسی کو برے القاب یا ناموں سے یاد نہ کرو جب اس پر ظلم ہو تو اسے حق حاصل ہے، اللہ نے ان کو یہ حق دیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ سب جانتے ہیں کہ باچا خان اور ولی خان نے اس ملک کے لیے کتنی قربانیاں دی ہیں۔ سب کو پتا ہے کہ باچا خان نے 37 سال اور ولی خان نے 11 سال جمہوریت اور اس ملک کی آزادی کے لیے جیل میں گزارے اور قربانیاں دیں۔ اس کے بعد اسفندیار ولی خان نے اس اسمبلی کے ایوان میں، اس ملک کے لیے، rule of law, supremacy of Parliament کے لیے کتنی قربانیاں دی ہیں۔ میں Leader of the Opposition اور PTI کے دوستوں سے یہ عرض کرتا ہوں کہ کم از کم ان دوستوں کو بھی سمجھائیں کہ آپ اس طرح سے direct کسی پر حملہ نہ کریں۔

میں ابھی موجودہ ملکی صورت حال پر آتا ہوں۔ میں نے جنگ کی صورت حال کے بابت ایک تقریر کی تھی جب حالات نہیں بگڑے تھے اور آپ نے کہا تھا کہ تقریر کریں۔ میں نے ایک تقریر کی تھی میں نے جس میں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ راستہ بتاتے ہیں اور پیغمبر ﷺ ہمیں یہ راستہ بتاتے ہیں، ہمارے فخر افغان باچا خان بابا ہمیں عدم تشدد کا یہ راستہ دکھاتے ہیں، میں نے اس طرح سے اپنی تاریخ دہرائی، میں نے انڈیا کو یہ پیغام دیا تھا کہ آپ ہماری تاریخ دیکھ لو، آپ ہماری پاکستانی فوج کے بارے میں یہ نہ سوچیں، انہوں نے زبردست training کی ہے اگر آپ کہتے ہیں کہ ان کے پاس اسلحہ کم ہے تو اس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہمارے ایک مسلمان کے لیے اسلحے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد اس پر comments کیے کہ آپ نے mines and minerals کو چھوڑ دیا، آپ نے صوبائی خودمختاری کو چھوڑ دیا، آپ لوگوں نے اپنے وسائل پر اختیار کو چھوڑ دیا اور آپ لوگوں نے 18ویں ترمیم کو دفن کر دیا ہے۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک گھر میں ایک ساس اور بہو کا جھگڑا تھا، ساس نے بہو سے کہا کہ میں یہ گھر چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ بیٹی نے اپنی ماں سے کہا کہ گھروں میں ایسے چھوٹے موٹے جھگڑے ہوتے رہتے ہیں، آپ گھر چھوڑ کر نہ جائیں لیکن اس کی ماں نے کہا کہ نہیں میں جاتی ہوں تاکہ میری بہو کا دل خوش ہو جائے۔ وہ چلی گئی اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ گئی اور دروازے میں کھڑی ہو کر کہا کہ لڑکیو دیکھو کچن میں آپ کا دودھ پڑا ہے اسے گرم کرو تاکہ خراب نہ ہو جائے۔ اس کی

بیٹی نے کہا کہ ماں آپ تو خفا ہیں اور جا رہی ہیں، چھوڑ دیں یہ جانیں اور ان کا کام۔ اس نے کہا کہ میں خفا بھی ہوں، مجھے گلے شکوے بھی ہیں لیکن میں گھر کو برباد نہیں کرنا چاہتی ہوں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے گلے شکوے اپنی جگہ ہیں، ہماری باتیں اپنی جگہ ہیں لیکن گھر کے اندر رہتے ہوئے اگر باہر سے کوئی بیرونی قوت ہم پر حملہ کرتی ہے اور ہم پر مسلط ہونا چاہتی ہے تو ہم ڈٹ کر ان کا مقابلہ کریں گے، ایسا نہیں ہے کہ ہم گھر کے شکوے دہرائیں گے، انہیں ہم چھوڑ دیں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میری بات تو لمبی چوڑی ہے لیکن آپ نے پانچ منٹ کا وقت دیا ہے، میں اپنی حکومت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ غفلت میں نہ رہیں، بے شک خوشیاں مناتے رہیں لیکن میرے خیال میں ایسے عیار دشمن کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہے اور وہ تیاری کرنے کے چکر میں ہے، میرے خیال میں وہ اپنے زخم چاٹ رہا ہے لیکن وہ کسی وقت بھی حملہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی شکریہ، حاجی صاحب، شکریہ حاجی صاحب۔ آج جمعہ ہے، آپ دوسروں کو بھی موقع دیں، شکریہ۔ بہت اچھے۔ شکریہ۔ سینیٹر بلال احمد خان صاحب۔ I am coming to you next, آپ کے لیے وقت ہے، don't worry, آپ کے لیے بھی وقت ہے۔ پانچ منٹ براہ مہربانی، and I am not going to accept any shouting from the floor, so five minutes. سینیٹر بلال احمد خان صاحب۔

<u>Senator Bilal Ahmed Khan</u>

سینیٹر بلال احمد خان: شکریہ میڈم۔ ہم سیاست دان، عدل کے ایوانوں میں کھڑے لوگوں کو انصاف دلانے والے وکلا، سرکاری دفاتر میں بیٹھے ہوئے پاکستان کے سرکاری لوگ، عوام تک حقائق پہنچانے والا ہمارا میڈیا، کھیتوں کھلیانوں، ملوں اور کارخانوں میں کام کرنے والا مزدور اور محنت کش طبقہ اور کاروبار کرنے والے کاروباری حضرات، سمندر کی بے رحم موجوں پر حکمرانی کرنے والی ہماری فوج، فضاؤں میں دشمن پر شاہین کی طرح نظر رکھنے والی ہماری فضائیہ اور ہماری نظریاتی اور حقیقی سرحدوں پر نظر رکھنا اور اسے قائم و دائم رکھنے والی ہماری بری فوج، یہ سب اکھٹے ہوئے، ہم سب اکھٹے ہوئے، ایک ہوئے تو ایک قوم کہلائے۔ ہم سب بڑے عرصے کے بعد ایک قوم کی شکل میں نظر

آئے۔ اگر آپ دیکھیں کہ جس طرح سے ہم بکھر چکے تھے، 9-8-7 تاریخ کے بعد اس بکھری ہوئی خلقت اور عوام کو اکٹھا کرنے کے لیے مودی نے جو حرکت کی میں اس پر اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میڈم میں ایک اور بات واضح کرتا چلوں کہ ویسے تو ساری قوم نے اس جنگ میں عملی اور شعوری طور پر بھرپور حصہ لیا لیکن اس عمل میں اگر آپ دیکھیں تو میرے قائد جناب بلاول بھٹو زرداری صاحب نے جو اہم کردار ادا کیا، انہوں نے international media پر اپنا اور اپنی قوم کے موقف کو جس طرح سے پیش کیا اس کی مثال مجھے کہیں نہیں ملتی ہے۔ مجھے اپنے تمام سیاسی اکابرین میں اپنے قائد جناب بلاول بھٹو زرداری کا جو کردار تھا وہ پاکستان میں کسی اور شخصیت کا اس طرح سے نظر نہیں آیا جیسا کردار چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے ادا کیا۔ میں یہ لفاظی نہیں کر رہا ہوں بلکہ اس کا ثبوت international media پر موجود ہے، دنیا کے جتنے بھی international media channels تھے ان کو پاکستان کا موقف پیش کرنے میں سب سے اہم اور بہترین کردار جناب بلاول بھٹو زرداری صاحب نے پیش کیا۔ میں اس بات پر انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک visionary leader کی حیثیت سے اس ملک اور قوم کے لیے اپنا کردار ادا کیا۔

میڈم میں اپنے ازلی دشمن بھارت کے ساتھ لڑنے اور جیتنے پر قوم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور آج یوم تشکر منانے کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اب بات کرتے ہیں اس جنگ کی جو پچھلے ہفتے پاکستان اور انڈیا کے بیچ میں لڑی گئی۔ وہ جنگ چند دنوں کی تھی لیکن ان چند دنوں نے ایک تاریخ رقم کر دی ہے۔ ان چند دنوں نے پاکستان کا وہ چہرہ دنیا کو دکھایا جو اس سے پہلے دنیا نے نہیں دیکھا تھا۔ ان چند دنوں نے پاکستان کے وجود اور مقام کو وہاں تک پہنچا دیا جسے دنیا نے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ دنیا ہمیں کس نظر سے دیکھتی تھی یہ ہم سب کو اچھی طرح سے پتا ہے لیکن آج دنیا ہمیں کس نظر سے دیکھتی ہے یہ بھی ہمیں اچھی طرح پتا ہے کہ آج ہم جس جگہ پر آ کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ اس episode کا اور اس کے نتائج کا تمام تر سہرا میں پھر پوری قوم کو دینا چاہتا ہوں۔ کشمیر اور خنجراب سے لے کر کراچی اور گوادر تک ساری قوم ایک ہو گئی تھی اور میں یہ امید رکھتا ہوں کہ جو قوم ایک ہوئی تھی۔ مجھے امید ہے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ یہ ایک ہی رہے گی۔ یہ قوم ہی رہے گی، یہ پھر تسبیح کے دانوں کی طرح بکھرے گی نہیں جس طرح پہلے بکھر چکی تھی۔

(اس موقع پر ایوان میں نماز جمعہ کی اذان سنائی دی گئی)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ wind up کر لیں۔

سینیٹر بلال احمد خان: بس دو منٹ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا وقت پورا ہو گیا تھا۔ نہیں نہیں وہ ہم نے count نہیں کیا، چلیے۔

سینیٹر بلال احمد خان: یہ ہماری فتح تھی۔ یہ مودی کو بھیانک خواب کی طرح نظر آیا اور اس خواب کی وجہ سے مودی آپ سب دیکھ رہے ہیں، دنیا کے media پر آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس بھیانک خواب کی وجہ سے مودی دنیا کے media پر کس طرح کے الفاظ بکتا ہوا نظر آ رہا ہے، کس طرح کی حرکتیں کرتا نظر آ رہا ہے۔ مجھے بطور قوم، بطور سیاسی کارکن مودی کی یہ باتیں اور حرکتیں کچھ اچھی نظر نہیں آ رہیں۔ ہم نے بغیر کسی شک اور شبہ کے یہ جنگ تو جیت لی ہے لیکن اپنی اس جیت کو، اپنے اس اقتدار کو، اپنی اس طاقت کو قائم رکھنے کے لیے ہم نے آج کے بعد اس کو مزید بہتر کرنے کے لیے، اپنی طاقت کو مزید قائم رکھنے کے لیے جو کچھ کرنا ہے اس کے بارے میں سوچنا ہو گا۔ آگے ہم نے کس طرح چلنا ہے گزرے ہوئے کل کو سامنے رکھ کر آنے والے کل کا ہم نے تعین کرنا ہے۔ میں بس conclude کرنا چاہتا ہوں۔

Madam Presiding Officer: It is too long.

سینیٹر بلال احمد خان: کل کو ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ بطور قوم ہم نے کس طرح سے چلنا ہے۔ میں اس بات کے ساتھ wind up کرنا چاہوں گا کہ ہمیں اب خواب خرگوش میں نہیں رہنا کہ مودی کچھ نہیں کرے گا۔ خدانخواستہ مودی اگر کچھ کرے گا تو ابھی تک ہم نے جو کچھ کیا ہے اس سے دس گنا زیادہ کر کے دکھائیں گے۔ اس کے لیے ہم بطور قوم اپنی افواج کے ساتھ، اپنے اداروں کے ساتھ، اپنی تمام سیاسی Parties کے ساتھ کھڑے رہیں گے اور ایک ہو کر اس کو سخت جواب دیں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ اب سینیٹر دنیش کمار لیکن please پانچ منٹ سے تجاوز نہیں کریں گے اس کے بعد ناصر بٹ صاحب۔ سینیٹر وقار آپ نے Monday کو بولنا ہے؟

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: کس کو دے دی تھی؟ ابھی دنیش بولیں گے، you have cut out Humayun's name Parliamentary leader. Do you want him to speak? Alright after him, thank you. پانچ منٹ صرف اس کے بعد جماعت شروع ہو رہی ہے۔

Senator Danesh Kumar

سینیٹر دنیش کمار: میڈم پریذائیڈنگ آفیسر! بہت شکریہ۔ آج پوری پاکستانی قوم یوم فتح اور یوم تشکر منا رہی ہے۔ میں اس موقع پر اپنے ایشور، اپنے پروردگار، رب العالمین کا شکر گزار ہوں کہ پروردگار نے پاکستانی قوم کو سرخرو کیا۔ بھارت کی طرف سے جارحیت کا جس طریقے سے ہماری پاک فوج نے منہ توڑ جواب دیا ہے۔ جس طرح سے پاکستان کی عزت اور وقار، پاکستان کے دفاع کا جواب ہماری پاک فوج نے دیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے پاک فوج کو salute کرتا ہوں، میں آپ کے توسط سے پاک فوج کو اپنی ایک کروڑ اقلیتی برادری کی طرف سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر! کہتے ہیں ایک مثال مشہور ہے کہ کسی کے شر میں خیر ہوتی ہے۔ ہندوستان نے شر کیا، پاکستان پر جارحیت کی مگر اس جارحیت میں بھی پاکستان کی خیر ہوئی۔ پاکستان کو اس جارحیت سے بے شمار فائدے ملے۔ آپ ہماری پاک فوج کی صلاحیت، ہمارے پاک شاہینوں کی صلاحیت، ہماری Bahria کی صلاحیت اور سب سے بڑھ کر cyber warriors کی صلاحیت دیکھیں۔ پوری دنیا میں ہماری پاک فوج کی دھاک بیٹھ گئی، یہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے۔ پوری دنیا میں پاک فوج کا نام بلند ہوا، پاکستانی عوام کا نام بلند ہوا ہے۔ اس شر سے پاکستان کی قوم متحد ہو گئی، نہ کوئی بلوچ رہا، نہ کوئی پنجابی رہا، نہ کوئی پشتون رہا، نہ کوئی سندھی رہا۔ سب پاکستانی بن گئے اور بھرپور طریقے سے جواب دیا۔

ہندوستان کہتا تھا کہ کشمیر کا مسئلہ تو ختم ہو چکا ہے مگر اس شر نے مسئلہ کشمیر کو پوری دنیا میں دوبارہ زندہ کر دیا اور مودی کشمیر لینے جا رہا تھا اور اب اس کے گلے میں پڑ گیا Himachal Pradesh جس پر چائنہ نے دعویٰ کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری سفارت کاری کی بھی کامیابی ہے۔ ہماری سفارت کاری کی وجہ سے ہندوستان دنیا میں اکیلا رہ گیا ہے، اس کے ساتھ صرف ایک اسرائیل بچا ہے۔ اس کا خواب تھا کہ Trump, USA اس کا ساتھ دے گا، میں امریکہ کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پاکستان کا ساتھ دیا اور میں اپنی قوم کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے کچھ

دوست ابھی امریکہ کے خلاف بیان دے رہے تھے پر میں کہتا ہوں کہ ہمیں امریکہ کو appreciate کرنا چاہیے کہ اس موقع پر America نے ہمارا ساتھ دیا۔

ہندوستان کہتا تھا کہ میں علاقے کا دادا ہوں وہ اس کا ارمان ادھورا رہ گیا اور اب وہ اپنی عزت ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گا میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہندوستان میں Pahalgam incident کے بعد، میں کہتا ہوں کہ میرا media بھی یہ direct سنائے، کہ ایک پاکستانی ہندو Parliamentarian جو کہہ رہا ہے ہندوستان میں Pahalgam incident کے بعد وہاں پر رہنے والے مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ وہاں اقلیتوں کا عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ ان کے مساجد پر حملے کیے گئے۔ یہاں تک آپ سب نے دیکھا ہو گا ان کی کرنل صوفیہ قریشی بھارت کی serving Colonel اس کے خلاف بھی propaganda کیا گیا اور وہاں کے ایک Parliamentarian نے کہا کہ یہ دہشت گردوں کی بہن ہے۔ اس کی تذلیل کی گئی اور دوسری جانب آپ پاکستان کی طرف آئیں۔ ہم اقلیتوں کی طرف ہیں میں آج آپ کو حلفیہ میرے لیے بھگوت گیتا ایسے ہے جیسے آپ کا قرآن شریف۔ میں بھگوت گیتا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جب سے Pahalgam incident ہوا ہے کسی شخص نے کسی بھی ہندو کی پاکستان میں بے عزتی نہیں کی، کسی مندر کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا، کسی ہندو کے املاک کو نقصان نہیں پہنچایا، یہ ہوتی ہے انسانیت۔ پاکستانی قوم نے پاکستانی ہندو برادری کو اعتماد دلایا ہے کہ آپ ہم سے ہو اور ہم میں اور آپ میں کوئی تفریق نہیں ہے اور یہ ہی جذبہ اور یہ فرق ہے پاکستان اور ہندوستان میں۔ میرا دل تو کرتا ہے میں آپ کو بہت سی باتیں بتاؤں کیونکہ وقت کی کمی ہے۔

محترمہ! میں اس موقع پر آپ نے بھی جس طرح سے میڈیا پر، انٹر نیشنل میڈیا پر پاکستان کی نمائندگی کی میں آپ کو بھی سیلوٹ پیش کرتا ہوں۔ محترمہ! اس موقع پر میں آپ سے ایک توقع رکھنا چاہتا ہوں۔ محترمہ! ہمارے جو شہید ہوئے۔ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ شہادت کا کوئی ازالہ نہیں ہو سکتا مگر میں شکر گزار ہوں گورنمنٹ آف پاکستان نے ان کے لواحقین کی امداد کے لیے بھرپور مالی امداد کا اعلان کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ محترمہ! آج ایوان بالا سے آپ ایک فنڈ کا اعلان کریں۔۔ آپ ایک فنڈ کا محترمہ اعلان کریں ان شہداء کے خاندان کے لیے اور اس فنڈ میں سب سے

پہلے دنیش کمار پچاس لاکھ روپے دینے کا اعلان کرتا ہے۔ آپ بھی اعلان کریں تاکہ یہ ہم ان شہداء کو دیں تاکہ یہاں سے ایک پیغام جائے کہ ہم صرف باتیں نہیں کرتے یہاں ایوان میں بیٹھ کر ہمیں جو شہید ہوئے ہیں ان کی فیملی کا بھی برابر کا خیال ہے۔ محترمہ ! ابھی ابھی آپ اعلان کریں میں آپ کے ساتھ ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ سینیٹر صاحب۔ آپ کے اچھے خیالات ہیں and we will put it up to the Chair. Senator Humayun, please exactly five minutes there is one more speaker I can take that before *Namaz*.

بٹ صاحب! تشریف رکھیں۔ آج آپ کو وقت مل جائے گا۔ آج بھی ہے اور Monday کو بھی ہے۔ .Be seated جی، ہمایوں صاحب۔

Senator Mohammad Humayun Mohmand

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ چیئرپرسن صاحبہ !

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِی ۔ ۔اکَ نَعۡبُدُ و ۔اِی ۔ ۔اکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ جناب چیئرپرسن صاحبہ ! میں پورے پاکستان کو مبارک باد دیتا ہوں خاص کر افواج کو اور اس میں بالخصوص ائیر فورس والوں کو کہ جنہوں نے ہمیں بتایا ہے کہ جب اقبال نے لکھا تھا:

کہ پلٹنا جھپٹنا پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے یہ ایک بہانہ

تو اس کو انہوں نے عملاً ہمیں کرکے بتایا کہ کیسے کرتے ہیں۔ انہوں نے انڈیا کو جو سبق دیا ہے وہ میرے خیال میں وہ اگلے سو سال تک نہیں بھولیں گے اور ان کی self confidence کو جو جھٹکا دیا ہے میرا نہیں خیال کہ وہ جب بھی کبھی جہاز میں بیٹھیں گے ان کے پائلٹس تو شاید ان کے اندر کسی قسم کا confidence آ سکے۔ میں اپنے ان keyboard worriers کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ایک narrative building میں پاکستان کی مدد کی اور جن کا ڈی جی، آئی

ایس پی آر اور ہمارے جو Information Minister ہیں انہوں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ تو ہم thank you کرتے ہیں۔ میں ہمیشہ یہ سمجھتا تھا اور غلط سمجھتا تھا کہ شاید میاں نواز شریف صاحب جو تھے وہ خاموش تھے لیکن عظمیٰ صاحبہ نے بتایا کہ نہیں۔ تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ سارا جتنا بھی جنگ کا design تھا وہ انہوں نے بنا کے دیا۔ یہ میں نہیں کہہ رہا یہ عظمیٰ صاحبہ کہہ رہی ہے۔ تو وہ شاید اس دوران میں کسی خفیہ جگہ پر بیٹھ کے یہ ساری designing کر رہے تھے۔ تو thank you very much میاں نواز شریف صاحب آپ نے یہ پورا design کیا اور لوگوں کو کافی سرپرائز دیا۔ میرا problem ایک اور چیز آ رہی ہے کہ جنگ تو ابھی ختم نہیں ہوئی لیکن Winston Churchill کا جنگ عظیم کے لحاظ سے ایک مشہور واقعہ ہے کہ ان سے کہا گیا کہ کیا برطانیہ یہ جنگ جیتے گا یا ہارے گا؟ تو ان کا سوال تھا کیا ہماری عدلیہ انصاف دے رہی ہے؟ تو جواب آیا کہ بالکل دے رہی ہے۔ تو انہوں نے کہا اگر ہماری عدلیہ انصاف دے رہی ہے۔ تو ہمیں کوئی ہرا نہیں سکتا۔ اب اس کے لحاظ سے میں آج کے دن میں آ جاتا ہوں اور میں اپنے یہاں پر جو Constitutional Amendment ہوئی ہیں، 26ویں ترامیم اس کے لحاظ سے میں بتاتا ہوں کہ اس وقت ہماری عدلیہ کیا کر رہی ہے۔ وہ انصاف نہیں دے رہی وہ ایک پارٹی کی سیٹوں کو چوری کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ constitutionally review petition کی ایک limited spare ہوتی ہے۔ اس میں وہی بینچ بیٹھتا ہے جس نے سنا ہوتا ہے۔ ہم لوگوں نے Constitutional Amendment کے بعد اس review petition کو ہم نے change کر دیا ہے۔ ہم نے Bench change کر دیا ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ ہم لوگ سب چیزیں تو چوری کرتے تھے ذرا سیٹیں بھی چوری کر لیں۔ اگر اس لحاظ سے ہم لوگوں نے یہ کرنا ہے تو یہ یاد رکھیں کہ یہ خطرناک ہے اس جنگ کے لیے۔ کیونکہ میرا دل ایک اور چیز پر دکھتا ہے کہ جب ایک Seasoned bureaucrat Shamshad Ahmed Sahib کہتے ہیں کہ اس Government میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو بغیر پرچی کے ٹرمپ کے ساتھ بیٹھ کر بات کر سکیں۔ میں جب تسلیم اسلم صاحبہ کی بات سنتا ہوں جو کہتی ہے کہ ایک political party کے زمانے میں کلبھوشن کے اوپر بات کرنا منع تھی۔ میں فرانس کو کہوں گا کہ آپ اپنے چار پانچ رافیل پاکستان کو ویسے gift کریں تاکہ دنیا کو پتا چلے کہ یہ رافیل کا مسئلہ

نہیں تھا۔ یہ اس کے اندر ہوتے۔ ابھی تیس سیکنڈ باقی ہیں۔ لیکن میں آخر میں history کے بارے میں بتاتا ہوں۔ ابھی حاجی صاحب نے بات کی ہے انہوں نے باچہ خان صاحب کی بات کی تھی۔ باچہ خان صاحب سرحدی گاندھی تھے۔ وہ ایسا شخص تھا جو کہ اس ملک کو بنانے کے خلاف تھے اور ان کی نفرت اس ملک کے ساتھ اتنی تھی کہ انہوں نے مرنے کے بعد اس ملک میں اپنے آپ کو دفنانے سے منع کیا ہوا تھا۔ تو اگر ہم اس لحاظ سے کریں گے تو پھر تو بات نہیں بنے گی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، .You made your points

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: بس ختم کرتا ہوں۔ آخر میں میں صرف ایک request کروں گا اپنی Government سے بھی اور سب سے کہ اگر ہم نے آگے بڑھنا ہے تو ہم نے ایک ساتھ آگے بڑھنا ہے یہ time ہے کہ ہم لوگ ایک قوم بن سکے تو let's try to do that thank you very much.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ نماز سے پہلے آخری مقرر بٹ صاحب۔ جی، ناصر محمود صاحب! صرف پانچ منٹ تک بات کریں کیونکہ نماز کا وقت ہونے والا ہے۔

Senator Nasir Mehmood

سینیٹر ناصر محمود: شکریہ آپ نے مجھے ٹائم دے دیا۔ آخری جتنا بھی ہوگا دس منٹ پندرہ منٹ گزار لیں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: ہم سب نے جانا بھی ہے۔

سینیٹر ناصر محمود: آج کا جو موضوع ہے۔ میں تو اسی پر بات کروں گا۔ میں تو شکریہ ادا کروں گا اپوزیشن کا بھی اور جس طرح انہوں نے یہ جو جنگ شروع ہوئی ہے چھ اور سات مئی کو اور پھر آپ کے سامنے ہے کہ جو کچھ ہندوستان نے کیا اس نے کوشش کی کہ پاکستان کو بدنام کروں اور وہ اپنے جس طرح پہلے وہ کہتے ہیں ناکہ ماضی میں حملے کرتا تھا اور پھر یہ کہتا تھا دیکھو جی ہم نے نہیں کیا ہے اور پاکستان کی طرف سے دہشت گردی ہو رہی ہے۔ تو میں سلام پیش کرتا ہوں اپنی حکومت کو، وزیر اعظم شہباز شریف صاحب کو اور جتنے بھی اس حکومت کے اتحادی ہیں۔ ہماری خارجہ پالیسی ایسی تھی کہ ہم نے دنیا سے رابطہ کیا۔ ہم نے صبر کیا اور ان کو ہم نے بتایا کہ یہ دیکھو یہ ایسے نہیں ہے ہم پہ جو الزام ہے۔ اس الزام کو آ جائے ایک تھرڈ پارٹی کوئی آ جائے اور بتا دے کوئی ہمیں، کوئی شہادت دے دے کہ یہ کیا ہوا ہے لیکن وہ جھوٹ تھا اور جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ تو پھر اس نے اس دوران جب

ہمارا دشمن جلدی میں تھا اس نے ایک اور کام کر دیا وہ پھر دوبارہ اس نے حملہ کیا۔ پھر بھی ہم نے صبر کیا اور دنیا کو بتایا امریکہ، چاہے سعودیہ، گلف ائر ہے اور رشیا ہے سب کو بتایا کہ بھائی ہم بالکل پر امن ہیں لیکن یہ جو کچھ ہو رہا ہے ہندوستان کر رہا ہے۔ پھر ہم نے اس کو دس مئی کو، میں کہتا ہوں کہ ہم نے 1965 and 1971 کا بدلہ صرف چھ گھنٹے میں لیا۔ ہم نے جب صبح چھ بجے دس مئی کو ہندوستان پر اپنے دفاع کے لیے حملے کیئے۔ ہم نے ان کو بتایا کہ تم نے جو کیئے ہیں اس کا جواب دینے لگے ہیں۔ تو پھر وہ بھاگا امریکہ کے پاس کہ پاکستان کو کہو کہ ہم آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں اپنی قوم کو بھی مبارک دیتا ہوں کہ وہ اپنی فورسز کے ساتھ کھڑے رہے۔ کچھ چیزیں جن کے بارے میں ہمارے آپس میں کوئی بھی اختلافات ہیں اس کے باوجود اس وقت ہم ایک ہو کر کھڑے ہو گئے۔ ایک ہو کر ہم نے دنیا کو جواب دے دیا۔ سب سے پہلے کہ پاکستان نے جو جواب ہندوستان کو دیا اس کو دنیا نے recognize کیا۔ امریکہ نے کہا کہ بھئی ٹھیک ہے ہم بات کرتے ہیں۔ جب ہندوستان امریکہ کے پاس بھاگ کر گیا تو پھر ہم نے کہا اچھا ہم بات کرتے ہیں۔ ہمارا کشمیر کا مسئلہ دوبارہ بالکل open ہو گیا ہے سب کے سامنے۔ دنیا اب اس کے بارے میں کہہ رہی ہے۔ امریکہ کہتا ہے کہ ٹھیک ہے میں بات کروں گا۔ جگہ وہ بتائے گا جدھر ہندوستان اور پاکستان بیٹھیں گے۔ لیکن میں ایک بات کرتا ہوں کہ جب ہم ایوان بالا میں کوئی بات کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ چیزوں کا خیال کریں۔ میرا بھی دل کرتا ہے کہ میں اپنے لیڈر کے بارے میں بات کروں اور دوسرے کو برا بھلا کہوں لیکن جب آپ اپنے لیڈر کی عزت کروانا چاہیں گے، اگر آپ میرے لیڈر کی عزت کریں گے تو میں آپ کے لیڈر کی عزت کروں گا۔ یہ تو میں برملا کہتا ہوں۔ جب آپ کسی سے بھی اپنی عزت کروانا چاہتے تو پہلے آپ اس کی عزت کریں، پھر وہ آپ کی عزت کرے گا۔ اگر آپ اس طرح بولتے رہیں گے تو ہمیں بھی جواب دینا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ابھی چلے گئے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک ہونا چاہیے۔ ہم ایک ہونا چاہتے ہیں۔ آپ اپنا اپوزیشن کا کردار ادا کریں۔ ہم یعنی حکومت آپ کے ساتھ بیٹھے گی اور بات کرے گی۔

میرے بھائی جو کہتے تھے کہ وہ جو اندر جیل میں ہے، اس کو باہر نکالو تو جنگ جیتیں گے۔ ہم نے تو جنگ جیت لی۔ ہم نے جنگ جیت لی اور اب آپ ہمارے ساتھ ہیں، شکر ہے ورنہ اللہ نہ کرے کوئی ایسا واقعہ ہو جاتا، ہم اس میں تھوڑے سے پسپا ہوتے تو انہوں نے کہنا تھا، دیکھا! اس کو باہر نہیں

نکالا تو اس لیے یہ ہوا ہے۔ جب وہ باہر تھا، جب وہ وزیر اعظم تھا تو ابھی نندن کو بڑے مزے کی چائے پلائی۔ میرے لیڈر شہباز شریف صاحب جو اس وقت اپوزیشن لیڈر تھے، انہوں نے کہا کہ عمران صاحب! آپ وزیر اعظم ہیں۔ ہندوستان نے ہم پر جو حملہ کیا ہے، ہم نے ان کا جو ایک pilot پکڑا ہوا ہے، آپ جو بھی فیصلہ کریں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ کیا میں حملہ کر دوں؟ اس کا مطلب ہے کہ آپ میں وہ قابلیت نہیں تھی۔ ہم نے حملہ کیا اور دنیا کو بتایا کہ اگر اینٹ مارو گے تو پتھر سے اس کا جواب دیں گے۔ میرے بھائی یہ بات یاد رکھیں کہ آپ جب کسی کے بارے میں کچھ بات کرتے ہیں تو اپنے گریبان میں بھی جھانک لیا کریں کہ آپ خود کیسے ہیں۔

سندھ طاس معاہدے کی بات بھی اب open ہو گئی، سب کے سامنے آ گئی، دنیا اب دیکھ رہی ہے۔ ورلڈ بینک نے کہہ دیا ہے کہ دونوں یعنی ہندوستان اور پاکستان اکٹھے بیٹھ کر جو مرضی ہے، فیصلہ کر لیں لیکن اکیلے ہندوستان فیصلہ کر سکتا ہے اور نہ پاکستان۔ بس ایک بات ہے، یہ کہتے تھے کہ اس کو باہر نکالو تو جنگ جیتیں گے۔ ہم جنگ جیت چکے ہیں۔ بہت شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بالکل صحیح کہا۔ شکریہ۔ I just wanted to recognize MNA, Zulfiqar Ali Behan جو ہاؤس میں بیٹھے ہیں اور سابقہ سینیٹر فیصل جاوید جو ابھی گیلری میں موجود ہیں، ہم دونوں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ We look forward to see you again. بہت شکریہ۔

The House stands adjourned to meet again on Monday, the 19th of May, 2025 at 4:00 pm. Speeches will continue.

جن کو موقع نہیں ملا، امید ہے سوموار کو زیادہ time ہو گا۔ شکریہ۔

[The House was adjourned to meet again on Monday, 19th May, 2025 at 4:00 pm.]